الحمد للہ

مولوی ولی اللہ کھیتڑی مارواڑی دیوبندی کی مناظرہ
سے روپوشی اور فرار کے صحیح حالات اور سچے واقعات
کے اظہار میں حصۂ اول

گنجینۂ مناظرہ

۱۳۳۴ھ

مرتبہ

محب سنت عدو بدعت صاحب دین قویم و ذہن سلیم
حاجی محمد عبدالرحمٰن صاحب مارواڑی قادری برکاتی سلمہ اللہ تعالیٰ

در مطبع کلیمی واقع کلکتہ بحسن طبع مزین گردید

جلسہ ۱۹۱۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادران اسلام و حامیان دین خیر الانام علیہ التحیۃ والسّلام - اِس زمانہ کے لوگون کی حالت پر اگر مین افسوس کرون تو بیجا ہوگا کہ اپنے زمانہ پر علمای متقدمین ہمیشہ سے افسوس کرتے چلے آئے اور جیسے جیسے زمانہ گزرتا جاتا خیر القرون سے بعد ہونیکی وجہ اور بھی بدتر اور بُرا ہوتا جاتا ہے علم کی کمی جہل کی ترقی ہوتی جاتی ہے مذہبی توجہ کی قلت بدمذہبی توغل کی کثرت ہوتی جاتی ہے اس وقت مین چندہ دینے والون کی توجہ سے جو چند مدارس عربیہ قائم ہین اکثر اُنمین وہابیون دیوبندیون کے ہین جنمین علم حاصل کرنے سے ہزار درجہ جاہل رہنا بہتر ہے - ع علمے کہ رہ بحق نہ نماند جہالت ست ﷺ تو فی الحقیقۃ جہل دونون صورت مین ہے مگر ایسے مدارس مین پڑھنے سے جہل مرکب ہو جاتا ہے کہ جہان دستار سر پر باندھی سمجھ لیا کہ مین بھی ہون پھر کیا ہے اب مولویصاحب ہین اور مدرسہ کا مکان طلبہ کا جمگھٹ آیت و حدیث کے اُلٹے سیدھے مطلب بیان ہورہے ہین یا مسجد یا میدان اور عوام کا مجمع وعظ ہو رہا ہے قصہ کہانیان اشعار مثنوی ہو رہی ہے جسمین عوام مائل ہون جب کچھ ڈھب پر آتے دیکھا تو چپکے چپکے مسائل وہابیہ بیان کرنے لگے اسطرح سے لوگون کو گمراہ کرنے لگے ضلوا واضلوا ع وہ تو ڈوبے ہین مگر انکو بھی لے ڈوبینگے ﷺ ہمارے وطنی بھائی مولوی ولی اللہ صاحب کھیتڑی

جے پوری مارواڑی کو کلکتہ آئے ہوئے تین مہینہ سے زیادہ ہوئے شروع شروع سیدھا سادھا وعظ کہتے تھے لوگ یہ سمجھکر کہ مولویصاحب سنی صحیح العقیدہ معلوم ہوتے ہین شوق سے شریک ہوتے دوسرون کو ترغیب دیتے جب آپ نے کچھ رنگ جمتا دیکھا اشارۃً کنایۃً اپنے عقیدہ اور خیالات کو در پردہ ذکر کرنے لگے جس سے اکثر عقلمندون واقف کارون کو کچھ دال مین کالا معلوم ہونے لگا مگر پھر بھی بعض لوگونکو اسطرف توجہ نہوئی بالآخر جب روز بروز رنگ چڑھتا نظر آنے لگا لوگ مجھسے مستفسر حال ہوئے مجھے انکی پوری حقیقت معلوم ہے مین نے اصل حال لوگون سے کہہ سنانے مین تامل نہ کیا کہ حدیث سرکار دو عالم آقای نامدار محبوب کردگار علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل السلام من العزیز الغفار اترعون عن ذکر الفاجر متی یعرفہ الناس اذکر الفاجر بما فیہ یحذرہ الناس سنی ہوئی پیش نظر تھی جب فاجر کے بارے مین یہ حکم ہے تو مبتدع کے بارے مین مساہلت کیونکر جائز ہو سکتی ہے بلا خوف لومۃ لائم اصل حال لوگونکو کہہ سنایا اکثر نے تو بحمد اللہ تعالیٰ میرے کہنے ہی سے مان لیا مگر بعض معزز مخاطبین[ع] نے کہا کہ وہابی دیوبندی ہونا جسطرح بری بات ہے یوہین بے دلیل کسی کو وہابی کہدینا بھی شرعاً ناپسندیدہ امر ہے جب تک ثبوت نہو بد مذہبی کا خیال کسی کے نسبت قایم کر لینا ٹھیک نہین۔ مین تو اصل حال سے واقف ہی تھا مگر پھر بھی مقتضائے احتیاط جناب مولوی صاحب کی خدمت عالیہ مین ایک خط بھیجا کہ جناب تقویت الایمان مصنفہ مولوی اسمعیل دہلوی کو کیسا خیال فرماتے ہین،، بات سیدھی تھی جواب آسان تھا اگر سنی صحیح العقیدہ ہوتے دو لفظ کافی تھے کہ یہ کتاب مجموعہ اقوال باطلہ و کلمات ناشایستہ ہے جو لزوم کفر کی حد تک پہونچے ہوئے ہین تفصیل الکوکبۃ الشہابیہ مین

ع گرامی جناب حامی دین متین جناب حاجی منشی محمد جلیل خان صاحب ادام اللہ فیوضہم " " " میرے یہ خط خاص

ملاحظہ ہو- اور بطرز وہابیہ یہ جواب تھا کہ تقویت الایمان نہایت عمدہ اور سچی کتاب اور موجب قوۃ و اصلاح ایمان کی ہے اور قرآن و حدیث کا مطلب پورا اسمین ہے" ملاحظہ ہو فتاوی رشیدیہ جلد اول ص۴۵ تنبیہ فتاوی رشیدیہ بھی ایک عجیب و غریب فتاوی ہے جسمین اور خوبیون کے علاوہ چند باتون کا تو غایت درجہ التزام کیا گیا ہے (۱) تعارض و تناقض ایک جگہ ایک چیز جائز ہے تو دوسری جگہ ناجائز ایک جگہ درست تو دوسری جگہ حرام ایک ہی بات ایک جگہ کفر تو دوسری جگہ اسلام (۲) سوال از آسمان و جواب از ریسمان سائل کچھ پوچھتا ہے مجیب صاحب کچھ کہتے ہین گویا جواب کے معنے یہ ہین کہ کسیکی بات کے بعد کچھ بولدینا لب کھولدینا (۳) پیوندی جواب سائل جو پوچھتا ہے اسکا جواب برائے نام غیر تشفی بخش دیکر ادھر ادھر کی بے علاقہ باتین کہدینا (۴) جو جی مین آیا جواب دیا اسی لئے نقل عبارت سے احتراز کلی کیا ہے اور اسکے لئے عذر لنگ یہ گڑھا کہ چونکہ عوام بلکہ خواص ہمارے زمانہ کے بھی قاصر ہین اسلئے نصوص حدیث و فقہ کو نقل نہین کرتا" ملاحظہ ہو فتاوی رشیدیہ ص۸۱ (۵) باوجود دعاء حنفیت مخالف مذہبی حنفی جواب (۶) جوابات مخالف اہلسنت ہونیکا تو شکوہ ہی بیجا ہے اسلئے کہ ہر شخص اپنے مذہب اور عقیدہ کے مطابق جواب دیا کرتا ہے- وغیرہ وغیرہ خیر بات کہان سے کہان پہونچی اسکی خوبیان محبوبیان تو انشاء اللہ تعالیٰ مفصل رسالہ مین ملاحظہ فرمائینگے یہان پر صرف اسقدر پیش نظر رہے فتاوے رشیدیہ ص۱۸ پر ایک سوال کے جواب مین ہے مولانا محمد اسمعیل صاحب کو جو لوگ کافر کہتے ہین بتاویل کہتے ہین اگرچہ وہ تاویل انکی غلط ہے لہذا ان لوگون کو کافر کہنا اور معاملہ کفار کا سا کرنا نہ چاہیئے اور اسی کے ص۴۴ پر ہے جو کوئی ان دونون (مولوی

فتاوی رشیدیہ کی عبارت

فتاوی رشیدیہ کا تناقض

محمد اسمٰعیل و مولانا محمد اسحٰق صاحب دہلوی) کو کافر یا بدجانتا ہے وہ خود شیطان ملعون حق تعالیٰ کا ہے،، مسلمانو ملاحظہ انصاف ص۱۸ پر مکفر مولوی اسمٰعیل صاحب کو بوجہ تاویل کرنے کے کافر نہین کہتے اور اس سے منع کرتے ہین اور ص۴۵ پر کافر تو در کنار صرف بدجاننے پر جو ایک وسیع حیثیت رکھتا ہے نہ صرف کافر ہی کہتے مرتد ہی جانتے بلکہ اُسکو شیطان بناتے ہین جسکی نہ کبھی بخشش ہو اور نہ اُسکی توبہ قبول۔ یہان ایک احتمال تھا کہ شیطان سے مراد ابلیس نہین بلکہ شریر ہو جیسے لوگ کہا کرتے ہین یہ لڑکا بڑا شیطان ہے اِسلئے اِس وہم کے دفعیہ کو آگے لفظ ملعون حق تعالیٰ کا بڑھادیا تاکہ یہ احتمال باقی نہ رہے کسی پر لعنت کرنے ملعون کہنے کے حق مین علماے کرام کو جو احتیاط ہے اِس سے ظاہر کہ یزید پلید جیسے شقی و بلید پر بھی لعنت کرنے سے احتیاط کرتے ہین بلکہ خود مولوی صاحب موصوف ہی اسی فتاوی کے صفحہ ۷۰ پر ایک سوال کے جواب مین لکھتے ہین جبتک کسی کا کفر پر مرنا محقق نہ ہو جاوے اُسپر لعنت کرنا نہین چاہئے کہ اپنے اوپر عود لعنت کا اندیشہ ہے لہذا یزید کے وہ افعال ناشایستہ ہرچند موجب لعن کے ہین ..... لیکن ہم مقلدین کو احتیاط سکوت مین ہے اھ مختصراً اللہ اکبر حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معاذ اللہ ایسی بے قدری کہ یزید پلید کے حرکات ناشایستہ پر احتیاط سے کام لیتے اور لعنت سے احتراز کرتے اور مولوی اسمٰعیل صاحب کی ایسی قدر و منزلت کہ اُنکو کافر کہنے والا تو در کنار اُنکو کسی نے بد کہا اور مولوی صاحب جامہ سے باہر ہو گئے آپے مین نہ رہے۔ شیطان کہین ملعون حق تعالیٰ کہین سب اُنکو منزا ہے پھر یہ ادعاے علم غیب بھی پیش نظر ہے کہ جو شخص مولوی اسمٰعیل صاحب کو کافر کہتا یا یہ نہ سہی صرف بدجانتا ہے اُسکا خاتمہ کفر پر ہوگا

۱ے اصل فتاوی رشیدیہ جلد ۳ صفحہ ۱۲

مولوی گنگوہی صاحب کا ادعاے علم غیب

جب تو باوجود فتوی اس امر کے کہ جبتک کسی کا کفر پر مرنا محقق نہو جائے اُسپر لعنت
کرنا نہین چاہیے،، مولوی اسمٰعیل صاحب کے کفر اور نہ صرف کفر بلکہ اُنکے بدجانے
والے کو بھی شیطان وملعون کہتے اور اپنے اوپر عود لعنت سے اندیشہ تک نہین
کرتے ۔ مسلمانو معاذاللہ سردار دو عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو تو اُنکے عقیدہ
مین علم غیب دیا نہ گیا جو شخص اُنکے واسطے گو بعطاے الٰہی ہی ثابت مانے مشرک ہے
اُنکو معاذاللہ دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہین ملاحظہ ہو تقویۃ الایمان وبراہین قاطعہ
اور مولویصاحب کا ایسا علم وسیع کہ مکفر اور بدگو مولوی اسمٰعیل صاحب کے خاتمہ تک حال
معلوم ہے کہ بے خوف وخطر اُسکو شیطان وملعون حق تعالیٰ کا لکھدیا ۔ یہ ہین
ان حضرات کی کفری مشینین جنمین کفری فتوی ڈھلا کرتے اور مسلمانونکو بات بات
مین کافر اور نہ صرف کافر ومرتد ہی بلکہ شیطان ملعون حق تعالے کا کہا جاتا ہے
اناللہ وانا الیہ راجعون لیکن انسے کیا شکایت کہ گنگوہی صاحب تو مقلد محض دہلوی
صاحب کے ہین جو تقویۃ الایمان کے بعض مسائل مین بظاہر تشدد بیجا ہونے کے بھی
اُسکے سب مسائل کو صحیح فرما رہے ہین دیکھو فتاوی رشیدیہ صفحہ ۶۴ - اور مولوی
اسمٰعیل صاحب کے نزدیک تو کوئی مسلمان نہین سارا جہان کافر ہے کسی کے دل
مین ذرہ بھر ایمان نہین تقویۃ الایمان صفحہ ۵۴ پر ایک حدیث کا ترجمہ لکھا جو آخری
زمانہ قرب قیامت کے متعلق پیشین گوئی تھی کہ نکلیگا دجال سو بھیجیگا اللہ عیسی بیٹے مریم
کو سو وہ ڈھونڈھیگا اُسکو پھر تباہ کردیگا اُسکو پھر بھیجے گا اللہ ایک باو ٹھنڈی شام
کی طرف سے سو نہ باقی رہیگا زمین پر کوئی کہ اُسکے دل مین ذرہ بھر ایمان ہو مگر کہ
مار ڈالیگی اُسکو ۔ اِس حدیث کے لکھنے کے بعد اسی صفحہ پر صاف لکھدیا

وہابیوں کی کفری مشینین

تکفیر مین گنگوہی صاحب کا غلو

سو پیغمبر خدا کے فرمانیکے موافق ہوا - مین کہتا ہون صلی اللہ علیہ وسلم تو اب نہ خروج دجال کی حاجت نہ نزول مسیح علیہ السلام کی ضرورت بلکہ انکی قسمت سے وہ ہوا بھی چل گئی اور جسکے دل مین ذرہ بھر ایمان تھا مر گیا تو اب تمام دنیا مین نرے کافر ہی کافر رہ گئے خدا کے بندے کو اتنا بھی خیال نہ آیا کہ جب یہ وہی زمانہ ہے تو خود یہ شخص اور اسکے سارے پیر کیسا دنیا کے پردے سے الگ بستے ہین نہین بلکہ یہ خود اقراری کافر ہین - اقوال ناشایستہ و کلمات کفریہ پر علما کا فرض ہے کہ بلا خوف لومۃ لائم حکم الٰہی ظاہر کرین جو شخص جس قسم کا ہو اسکو ویسا سمجھین اور کہین مگر تکفیر مین جو غلو حضرات وہابیہ دیوبندیہ کو ہے شاید روے زمین پر کسی کو نہوگا ایک معمولی سے عام فہم بات ملاحظہ ہو مولوی رشید احمد صاحب محدث مشہور ہین محدثین کی عادت ہے کہ اپنی کتابون کو کتاب الایمان سے شروع کیا کرتے ہین مگر مولوی صاحب کا فتاوی کتاب الکفر سے شروع ہوا ہے فہرست مین بھی اُسیکا اتباع کرکے ابتدا کتاب الکفر والعقائد والحظر والاباحۃ سے کی افسوس صد افسوس مـ گر ہمین مفتی وہمین افتا - کار مسائل تمام خواہد شد مگر مولوی صاحب ہین آدمی عقلمند سمجھے کہ یہ سوال نہین بلکہ عمارت مناظرہ کا بنیادی پتھر ہے - مناظرہ کا تصور آتے ہی ایسے حواس باختہ ہوے کہ زمین تلے سے نکل گئی ہوش و حواس جاتے رہے اور واقعی بات بھی معقول تھی ہمیشہ سے اپنے اساتذہ و کبرا کا سکوت و فرار پیش نظر تھا مولوی رشید احمد صاحب نے صاف لکھ بھیجا کہ مناظرہ کا نہ مجھے شوق ہوا نہ اسقدر مجھے فرصت ملی ملاحظہ ہو دفع زیغ زاغ صـ ۲۱ مولوی اشرفعلی صاحب نے صاف تر فرمایا کہ مین مباحثہ کے واسطے نہین آیا نہ مباحثہ کرنا چاہتا ہون مین اس فن مین جاہل ہون اور میرے اساتذہ بھی جاہل ہین یہ فن فساد آپ ہی کو

اساتذہ کے حق مین دیوبندیون کا ادب

مبارک رہے۔ ملاحظہ ہو ظفر الدین الجید صـ۸ نے ہے باادب شاگرد علمی موقعون پر تو اساتذہ کا
خیال بھی نہ آتا ہوگا استاد صاحب کبھی یاد کیا بھی تو جہل کے محل مین اپنے ساتھ اوستادون کو
بھی جاہل بتانا یہ دادشاگردی دینا ہے اور کیون نہو آخر جناب مولوی رشید احمد ہی
صاحب کے تو ہمنوا ہین جنکی عادت مستمرہ ہے کہ کبھی بھول چوک کر اگر کوئی مسئلہ صحیح
لکھدیا نہ کسی کتاب کی طرف انتساب نہ آستادون کا حوالہ اور جب غلط مسئلہ لکھین گے
اپنی غلطی مین اوستادون کو بھی شامل کرلینگے۔ کسی شخص نے سوال کیا تھا کہ کوئی سورہ
پڑھکر اگر چند آدمیون کو بخشا جاے تو ہر ایک کو پورا پورا ثواب ملیگا یا ایک ہی ثواب
سب مین تقسیم ہوگا اُسکے جواب مین لکھتے ہین الجواب میرے اُستادون کا یہ قول ہے
کہ صحیح یہ ہے کہ ثواب تقسیم ہو کر پہونچتا ہے نہ سب کو پورا پورا ملاحظہ ہو صـ۶۳ جلد اول کسی نے
مسجد کے اندر بیٹھکر دیوار سے تیمم کرنیکا مسئلہ پوچھا جواب مین فرماتے ہین تیمم دیوار مسجد سے
کرنیکو بھی بعض کتب فقہ مین مکروہ لکھا ہے دیکھو صـ۶۷ حالانکہ کتب فقہ پر یہ محض افترا
اور مسجد مین وضو کرنے پر قیاس بے دلیل بلکہ قیاس مع الفارق ہے کہ وضو کرتے مین
غسالہ گریگا اور تیمم کرنے مین یہ بات مفقود ہے مگر چونکہ مسئلہ غلط لکھا اِسلئے بعض کتب
فقہ کا لفظ بھی بڑھایا غرض حوالہ لکھنا ہمیشہ بھولا کئے یاد آیا بھی تو کہان پر کہ وہان اُسکا
بھول جانا ہی بہتر تھا ؎ یاد کرنا تو بھلا یا بھول جانا یاد ہے ؎ بھول جانیوالے قائل ہون
مین تیری یاد کا ؎ مولوی صاحب سمجھے کہ اگر مناظرہ ایسا ہی لقمہ تر ہوتا تو یہ اکابر کیون
عمر بھر سنگ صموت دردہان و مہر سکوت برزبان رہتے شوق سے اُسکے لیے مُنہ
پھیلاتے اور جب وہ لوگ مرد میدان مناظرہ نہ بن سکے تو مین بیچارہ کیا ہون جو
اُسکی تاب لاسکونگا آخر اسی جھنجلاہٹ بوکھلاہٹ مین ایک انانیت نامہ میرے نام

تحریر فرمایا جسکی نقل مطابق اصل یہ ہے - ۱۲/ رجب المرجب ۱۳۴۴ھ

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا ❊ جو چیرا تو اک قطرہ خون نہ نکلا

جناب حاجی صاحب - تمھارا لفافہ کسی دوسرے شخص کا لکھا ہوا موصول ہوا۔ تمکو لکھتا ہون اور بار بار آدمی بھیجکر مطلع بھی کر چکا ہون تم کیا اور تمھاری قابلیت کیا کہ تم مجھسے سوال کرو۔ اگر تمکو کچھ دریافت کرنا ہے تو تم میرے پاس کے بیٹھنے والے عامی اور بے پڑھے لکھے ہوئے آدمیون سے جواب لو وہ تم جیسے لوگون کو بہت تسلی بخش جواب دیسکتے ہین اگر مجھسے بحث کرانی منظور ہے تو کسی عالم کو تجویز کرو اور سرکاری انتظام ہو بحث کرونگا اور ضرور کرونگا اور تمھارے معہ تمھارے پیرون کے عقاید کی قلعی کھولونگا۔ تمنے لاڈنون جو خط لکھا تھا کہ کسی مولوی کو کلکتہ بحث کرنیکے واسطے بھیجو - سو مین موجود ہون بہت کچھ صرفہ برداشت کرکے آیا اور بہت صرفہ اسجگہ ہوا اور ہو رہا ہے بات کو جبتک انتہا تک نہ پہونچا دونگا ہرگز واپس نہ لوٹونگا خط مین خرچہ کے متعلق بھی تمنے لکھا ہے سو اسکا خیال بھی رہے وہ بھی وصول کیا جاویگا - مین اس گفتگو کو کسی مولوی سے کرونگا اور تمھارے عقیدہ سے کہ

کہین برہمن ہو کر سنکھ بجایا آپ ہی اپنا ہر جس گایا ❊ کہین رند ہوا شرابی - راگ رنگ چنگ ربابی ایک سے ایک کی ضد ہو آئی - کہین لوگ بنا کہین لگائی -

وغیرہ جو عقاید ہین کہ کہین خدا (نعوذ باللہ) برہمن بنا کہین موذن بنا کہین شرابی ہوا کہین لوگ ہوا کہین عورت بنا یہ سب پول ظاہر کیجاویگی پیرون کی تصویرونکا رکھنا اور صبح انکی زیارت کرنا - سود کھانا وغیرہ باتین جو بنا، مخاصمت ہین انکا فتوی بھی لیا جاویگا تمنے کسی معمولی شخص سے گفتگو نہین چھیڑی ہے یہ لقمہ تر

خار دار لقمہ ہے جو حلق اور معدہ تک خبر لینے والا ہے یہ جاہلون کی لڑائی نہین ہے یہ علماء کی بحث ہے انتظام کرو ہمارے آدمی انتظام کرنیکو طیار ہین۔ تمنے وزیر علیصاحب مولانا کو لکھا تھا کہ کلکتہ آؤ ورنہ اوڑھنی اوڑھکر گھر مین بیٹھو سواب معلوم ہوا جاتا ہے کہ کون اُوڑھنی اوڑھتا ہے اور کون گھر مین بیٹھکر منھ چھپاتا ہے۔ اِن باتون کو جو اوپر لکھی گئی پیش نظر رکھو اور مناظرہ کی تاریخ و وقت مقرر کرو کسی عالم کو خواہ کلکتہ کے ہون خواہ عرب شریف کے خواہ بمبئی کے خواہ دہلی کے یا کسی دوسرے مقام کے جلدی بلاؤ مین اپنے دوستون اور میرے عقیدہ والون کے طرف سے خود موجود ہون اور زیادہ کیا لکھون عاقل ہوگے تو اتناہی کافی ہے۔ جواب جلد لکھو کہ کیا انتظام کیا گیا۔ والسلام علےٰ من اتبع الھدےٰ

کتبہ ولی اللہ عفاعنہ مولاہ

اِس خط کا جواب پھر مختصر لفظون مین اُنکی زوائد وحشویات سے قطع نظر کرکے روانہ کیا گیا جسکا خلاصہ یہ ہے۔ ۷۸۶۔ جناب مولوی صاحب بعد ماہو المسنون۔ آپکا خط ملا جواباً گزارش ہے کہ آپ اِسقدر خفا کیون ہوگئے مینے تو فقط کتاب کے بارے مین پوچھا تھا جسکے جواب مین دو لفظ کافی تھے مناظرہ کے لیے تو آپکو کہا نہین جو آپ اِس قدر جامہ سے باہر ہوگئے اور آپ اگر آمادہ ہین تو بسم اللہ ہمارے ایک مولوی صاحب اور آپ دونون گفتگو کرکے اِس قصہ کو طے کرلین۔ ہم طیار ہین۔ خاکسار عبدالرحمن عفی عنہ۔

یہ نفس مطلب ہے جو مولوی صاحب کے جواب مین لکھا گیا تھا ورنہ مولویصاحب کا انانیت نامہ تو ایک سرے سے دوسرے سرے تک کمالات سے لبریز ہے

اجمالاً ملاحظہ ہو قولہ بہت شور سنتے تھے الخ اقول مولوی صاحب انشا کی خوبی یہ
نہین کہ خط کے اول مین کوئی شعر لکھدیا اگرچہ بے علاقہ بے تعلق ہو بلکہ شعر ایسا ہونا
چاہئے جو تمام یا اکثر مضمون خط کو حاوی ہو یا کم سے کم واقعہ کے مطابق ہی ہو تھا کسا
تو آپکے خیال مین بالکل بے علم ہے جسکو سوال تک کرنا نازیبا ہے پھر آپ اُسکا کیا
شور سنتے تھے جواب کچھ ثابت نہوا ہان اگر یہ شعر مین جناب کی خدمت عالی مین پڑھون
تو بجا ہے کہ بہت ہی زیٹ زاٹ فیٹ فاٹ سے تشریف لائے مگر ایک ہی بات مین ایسے
دست دپاچہ ہو گئے کہ اوسان خطا ہو گئے بات تک سیدھی مونھ سے نہین نکلتی ع چھائی
جاتی ہے یہ دیکھو تو سراپا کسپر + قولہ جناب حاجی صاحب اقول ہان جناب
یہی اسلامی تہذیب ہے نہ سلام نہ کلام مولویصاحب کہلاکر نیچریون کی تقلید
بہت ہی تعجب خیز ہے قولہ تمھارا لفافہ کسی دوسرے شخص کا لکھا ہوا موصول ہوا
اقول جی ہان مین نے دوسرے ہی سے لکھواکر خدمت عالی مین حاضر کیا تھا کیونکہ
آپکے خیال مین تو مین جاہل محض ہون جسکو سوال تک کرنا زیبا نہین پھر لکھنا
کہان سے آیا اور مین نے یہ خیال کیا کہ ایسے فضیلت مآب کو خط لکھتا ہون کہین
املا انشا مین غلطی ہو گئی تو جناب ادرخفا ہو جائینگے اِسلئے دوسرے شخص سے لکھواکر بھیجا
تھا کاش جناب بھی اسی پر عمل کرتے تو اچھا ہوتا اور مولویت پر پردہ پڑا رہتا جہالت
طشت ازبام نہوتی نامہ والا کے دیکھنے والے انگشت بدندان ہین کہ یہ ہین مولوی
صاحب جنکو لکھنے تک کا ڈھنگ نہین ۳۵ سطری خط مین مضمون کی رکاکت کے
علاوہ سترغلطیان ہین (۱) تہی - تھے (۲) حاجے - حاجی - (۳) تمہارا - تمھارا -
(۴) لفافہ - ڈاک کے ذریعہ جو خطوط آتے ہین انمین کارڈ سے احتراز کیلیے خط کو

لفافہ بولا کرتے ہین دستی خطوں مین یہ اصطلاح خاص جدت جناب کی ہے۔(۵)
لکہا۔لکھا(۶) لکہتاہون۔لکھتاہون(۷) بہیجکر۔بھیجکر(۸) بہی۔بھی(۹) تمہاری
تمھاری(۱۰) مجہسے۔مجھسے(۱۱) کچہ۔کچھ(۱۲) ھے۔ہے(۱۳) بیٹہنے۔بیٹھنے(۱۴)
لکہے لکھے(۱۵) مجہے مجھے(۱۶) ھے۔ہے(۱۷) سرکاری سرکاری(۱۸) تمہارے تمھارے(۱۹ و ۲۰)
معہ تمہاری مع تمھارے مع کو معہ لکھنا کا یستی انشا عامیانہ تقلید ہے(۲۱) کے۔کی۔
(۲۲) کہولونگا۔کھولونگا(۲۳ و ۲۴) لکہاتہا۔لکھاتھا(۲۵) بہیجو۔بھیجو(۲۶) سومین
ماشاءاللہ زہے فصاحت(۲۷) کچہ۔کچھ(۲۸) صرفہ۔صرف کو صرفہ لکھنا بھی کمالات
علمی کی دلیل اور کایستی اُردو ہے یا شاید صرف کی مونث یہ صرفہ ہو(۲۹ و ۳۰) صرفہ
اِسجگہ صرف اس جگہ(۳۱) ھے۔ہے(۳۲) بہی۔بھی(۳۳) لکہا۔لکھا(۳۴) ھے۔
ہے(۳۵) بہی۔بھی(۳۶) رہے۔رہے(۳۷) بہی۔بھی(۳۸) تمہارے۔تمھارے
(۳۹) سنکہ۔سنکھ(۴۰) رکہنا۔رکھنا(۴۱) کہانا۔کھانا(۴۲) چہری۔چھڑی
(۴۳ و ۴۴ و ۴۵ و ۴۶ و ۴۷) ھے۔ہے(۴۸) وزیر علیصاحب مولانا۔قربان
جائیے اِس شستہ زبانی اور فصاحت مولویانہ زباندانی کے(۴۹ و ۵۰) لکہاتہا۔
لکھاتھا(۵۱) اوڑہنی۔اوڑھنی(۵۲) اوڑہکر۔اوڑھکر(۵۳) گہر۔گھر(۵۴) بیٹہو۔
بیٹھو(۵۵) ھے۔ہے(۵۶) اوڑہنی۔اوڑھنی(۵۷ و ۵۸) اوڑہتاھے۔اوڑھتاہے
(۵۹) گہر۔گھر(۶۰) بیٹہکر۔بیٹھکر(۶۱ و ۶۲) چہپاتاھے۔چھپاتاہے(۶۳) لکہی۔لکھی۔
(۶۴) گئی۔باتون کو لکھی گئی لکھنا یہ عجب مولویانہ فصاحت ہے مولوی صاحب باتون
جمع ہے مین تو بقول آپکے جاہل محض ہون مگر پڑھے لکھے آدمی اِسپر ہنسینگے اُن باتونکو
جا بجا پر لکھی گئین تحریر فرمایا ہوتا(۶۵) رکہو۔رکھو(۶۶) جلدی۔جلدی(۶۷) لکہون۔

لکھوت (۶۸) حی - ہی (۶۹) ہے - ہے (۷۰) لکھو - لکھو - یہ ۳۵ سطری خط مین ۷۰
غلطیان املا و انشا کی ہین اس سے تو ہزار درجہ بہتر تھا کہ کسی دوسرے شخص سے خط
لکھواتے کہ شان ارفع مین اور چار چاند لگتے اور کوئی شخص علمی نہ تک بھی نہ پہونچتا
قولہ تم کیا اور تمہاری قابلیت کیا کہ تم مجھسے سوال کرو - اقول مولانا خیر تو ہے مزاج
شریف کیسا ہے یہ کیا فرما رہے ہین متذکرہ بالا غلطیون مین تو آپ کو عذر ہو سکتا
ہے کہ مین اہل زبان نہین اور لکھنے مین افاضل علما مضمون کی طرف خیال کرتے ہین
نہ الفاظ کی جانب اگرچہ یہ عذر بھی بارد ہے مگر کہنے کی گنجایش ہے یہان تو شان علم
کے بالکل خلاف آیت و حدیث و عقل کو بالاے طاق رکھکر یہ کیا ارشاد ہوتا ہے کیون
جناب سوال تو نجاننے والا ہی کرتا ہے جاننے والا استفادةً کیون سوال کریگا کیا
اِس جھنجھلاہٹ مین قرآن شریف کی آیہ کریمہ بھی بھول گئے کہ ارشاد ہوتا ہے فاسئلوا
اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون تو اہل ذکر سے پوچھو اگر تمھین علم نہو مین نے حدیث
شریف سنی ہے جناب نے تو شاید پڑھی بھی ہوگی الا اسألوا اذا لم یعلموا فانما شفأ
العیّ السوال یعنے کیون نہ پوچھا جب خود نہ جانتے تھے کہ عجز کا علاج تو سوال ہی ہے
قولہ اگر تمکو کچھ دریافت کرنا ہے الخ اقول جب آپ جیسے پڑھے لکھے بزعم خود
غیر معمولی شخص کی جواب دینے مین یہ حالت ہے تو آپ کے پاس بیٹھنے والے جو جواب
دینگے ظاہر ہے اگر اسوقت خیال شریف سے جواب جاتا رہا تھا تو انھین سے دریافت
کرکے جواب دیتے قولہ اگر مجھسے بحث کرانی منظور ہے اقول سچ فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اتقوا من فراسة المومن فانہ ینظر بنور اللہ دیکھئے
وہی بات ظاہر ہوگئی جو مین نے سمجھا تھا کہ مولوی صاحب سوال دیکھکر بے وجہ

خفا نہین ہوئے بلکہ سوال کو عمارت مناظرہ کا بنیادی پتھر سمجھا اور اپنے اساتذہ کا سکوت و فرار پیش نظر ہو گیا اپنے لیے بھی اُسی پر قرار نظر آنے لگا آپے سے باہر ہو گئے اور جھنجلاہٹ مین جو کچھ دل مین آیا لکھ گئے مولوی صاحب آپ سیدھے لفظون مین اُس سوال کا جواب دیدیجئے مناظرہ کا خیال تو آپ کو خواب مین بھی چونکا دیا کریگا اِس خیال خام کو دل سے دور کیجئے یہ آپ لوگونکے بس کی چیز نہین عالم بھی تجویز ہو جاینگے سرکاری انتظام بھی ہو جائیگا اور آپ قسم پر قسم کھا کھا کر بار ہا کہئے گا جب بھی آپ میدان مناظرہ مین نہین آسکتے یہ اگر ایسا ہی لقمہ تر ہوتا تو آپ کے اگلے کیون ٹکر ٹکر دیدہ و دم نکشیدہ کا مضمون کرتے قولہ تمہارے اور تمہارے پیرون کے عقائد کی قلعی کھولونگا اقول دریدہ دہنی بدزبانی تو آپ لوگونکی عادت قدیمہ ہے خصوصاً آپ تو اسوقت معذور ہین ؎ آپ گالی بکین یا دین دشنام ÷ ہوش مین جو نہ وہ کیا نہ کہے ÷ قولہ تمنے لاڈنون جو خط لکھا تھا اقول مولویصاحب کب خط لکھا تھا وہ خط کہان ہے اور اگر آپ اِسی کام کے واسطے شد رحال کر کے تشریف لائے تھے تو مجھے پہلے ہی اطلاع کرنا تھا کہ مین آرہا ہون یا یہان پہونچکر مجھے بلا کے یا خود مجھسے ملکر اِس امر کو کہنا تھا دو سال کے بعد آج آپ تشریف لائے ہین اور پھر بھی اِدھر اُدھر وعظ ہوتے ہین جلسہ ہو رہے جب سوال ہوا تو آپ اُس خط کے بموجب تشریف لائے ہین واللہ سچ بولنے کا خاتمہ کر دیا جنکے عقیدے مین خداوند حی قیوم کی صفت ممکنہ کذب ہو اُس خدا کے پوجاریون کو بمضمون تخلقوا باخلاق اللہ جسقدر کذب و دروغ سے کام لے سکین کام لینا عبادت ہے مولوی صاحب مجھے جناب کی حالت پر افسوس معلوم ہوتا ہے کہ آپکی ایسی مضحک بات پر ہر عقل والا

خندہ زنی کرتا ہے کہ مولوی صاحب کو ایسی سفید جھوٹ سے خصوصاً ایسے وقت مین
کہ میدان مناظرہ مین آپکا خیال کر رہے ہین احتیاط چاہیے تھا رہا آپکا نفقہ و خرچہ
اگر میرے ذمہ ہو تو مین ادا کرنیکو بشوق طیار ہون قول یعنے اس گفتگو کو کسی سے
مولوی سے کرونگا قول یہ تو وہی بات ہے جو آپ پہلے لکھ چکے ہین تو کسی عالم کو تجویز
کرو شاید آپکے خیال مین بار بار لکھنے سے آپکی مستعدی ثابت ہو گی مجھے معلوم
ہے آپ کا صرف بار بار کہنا نہین اگر بقسم بھی کہینگے تو وقت پر پہلو بدل دینگے یہ
آپ کے بل بوتے سے باہر ہے ناصحون کی بات مانیے اِس ہوس خام کو دل سے
دور کیجیے ورنہ مناظرہ کی ڈراونی صورت آپکو خواب مین بھی چونکا دیا کریگی - قولہ
اور تمھارے عقیدہ سے - ۲ قول الحمد للہ علی احسانہ ہم سنیون کے عقائد بعونہ
تعالےٰ اِن لغویات سے پاک ہین یہ آپ اپنے عقیدہ کی تفصیل فرما رہے ہین یہ التزاماً نہین
تو لزوماً آپ ہی لوگون کا عقیدہ ہے اگر پیش نظر نہو تو مجھسے سنیے جب آپ لوگونکا
یہ عقیدہ ہے کہ جو کچھ انسان اپنے لیے کر سکتا ہے خدا بھی اپنی ذات کے واسطے کر سکیگا
ورنہ قدرت انسانی سے گھٹ کر رہیگا ملاحظہ ہو رسالہ یکروزی مصنفہ مولوی اسمعیل
صاحب دہلوی جب آپ لوگونکا یہ عقیدہ ہے کہ جو مقدور العبد ہے مقدور اللہ ہے
اِسی بنا پر چوری شرابخوری جہل ظلم سے معارضہ کو کم فہمی بتاتے ہین ملاحظہ ہو پرچہ
نظام الملک ۲۵ - اگست ۸۹ء تحریر مولوی محمود حسن صاحب مدرس اول
مدرسہ دیوبند تو اگر تمھارا خدا برہمن ہو کر سنکھ نہ بجائے موذن ہو کر اذان نہ دے
شرابی ہو کر شراب نہ پیے مرد بنکر عورت پنجاہے عورت ہو کر شوہر کی خواہش نکرے
تو قدرت انسانی سے گھٹ کر رہیگا اور اِس سے عاجز ثابت ہو گا یعنی ایک برہمن

سنکھ بجایا کرتا ہے تو ضرور ہے کہ آپکا خدا بھی بموجب کلیہ آپکے پیشوا کے برہمن ہو اور
سنکھ بجائے ورنہ ایک برہمن کی قدرت بڑھ جائیگی اور خدا اُس سے دبکر رہیگا ایک
موذن روزانہ اذان دیا کرتا ہے تو ضرور ہے کہ آپکا خدا بھی موذنی کرکے اذان دے
ورنہ ایک موذن سے بھی قدرت اُسکی گھٹ جائیگی ایک شرابی شراب پیا کرتا ہے
تو ضرور ہے کہ آپکا خدا بھی شراب پئے ورنہ ایک شرابی سے بھی گھٹ کر رہیگا - مرد
عورت کی خواہش کرتا ہے تو ضرور ہے کہ تمھارا خدا بھی آلہ مردی رکھے اور عورت کا
خواہشمند ہو ورنہ اُسکی قدرت ایک معمولی آدمی سے بھی گھٹ جائیگی ایک عورت
قادر ہے کہ شوہر ڈھونڈھے اور اگر معاذاللہ بدکار ہوئی تو نہ گنتی نہ شمار تو چاہیے
کہ تمھارا خدا بھی عورت بنکر مردون کے پیچھے پھرا کرے ورنہ اُسکی قدرت ایک عورت
سے بھی کم ثابت ہوگی اور آپکے بزرگونکا قاعدہ کلیہ کہ جو کچھ انسان اپنے لئے کرسکتا خدا بھی اُسکے
لئے کرسکتا ہی غلط ثابت ہوجائیگا سبکو ہمارے محترم مکرم گرامی جناب مولانا مولوی سید
محمد عبدالرحمن صاحب دامت فیوضہ نے پیکان جانگداز برجان مکذبان بے نیاز
مین فرمایا تھا (۱۰) بھلا چوری شرالجواری تو سب کچھ اوڑھی تمھارا وہی معبود
زنا بھی کرسکتا یا نہین اگر نہین تو وہ دیکھو تمھارے امام و پدر کے کلیہ مین سجیل کا
بھاری پتھر لگا تمھارا خدا انسان سے قدرت مین گھٹ رہا اور اگر ہان تو ذرا اپنے تعلیمی
باب سے تعریف زنا کرائے زنائے حقیقی کہ مقدور انسان ہے آلہ تناسل پر موقوف
اور اُسکے بغیر زنا کے شرعی عرفی لغوی کسی معنی کا تحقق یقیناً محال کہ ایلاج ذکر اُسکا
رکن ہے اور ماہیت بے رکن قطعاً ناممکن تو تمھارے معبود کو آلہ تناسل سے
مفر نہین - کہین مہادیو کو تو خدا نہین مان بیٹھے (۱۱) مہادیو کو مانو نہ مانو مگر لنگ پوجا

قطعاً تمہارے ایمان کا جزر ہوا کہ لنگ تمھارے بھگوان کا جزر ٹھہرا (۱۲) آدمی
تو عورت بھی ہے اگر تمھارا ساختہ خدا عورت کی قدرت سے گھٹ رہا تو اور بھی
گیا گذرا عورت قادر ہے کہ زنا کرائے تو تمھارے امام اور پیر تعلیم کے کلیہ سے
قطعاً واجب کہ تمھارا خدا بھی زنا کرا سکے ورنہ دیوبند مین جکلہ والی فاحشات
اوسپر قہقہے اوڑائینگے کہ نکھٹو تو ہمارے برابر بھی نہ ہوسکا پھر کاہے پر خدا کا دم
مارتا ہے اب آپکے خدا مین فرج بھی ضرور ہوی ورنہ زنا کاہے مین کراسکیگا غفتی
خدا کے بچارے کیون سبوح قدوس کے بندون سے او جھتے ہو مورتی پوجن والے
ہندو وناحق الگ الگ لنگ اور جلہری بنانے کے سودے مین پڑے ہو
مقدس مدرسہ دیوبند مین آؤ کہ دونون علامتین ایک ہی معبود مین پاؤ انتہی۔ کیون
جناب مولویصاحب یہ ہمارا عقیدہ ہے یا جناب کا ع شرم باد تت از خدا و از رسولؐ
قولہ پیرون کی تصویر ونکا رکھنا الخ **اقول** یہ بھی محض افترا ہے ہمارے یہان کسی جاندار
کی پوری تصویر رکھنا مطلقاً منع ہے نہ پیر کی تصویر جائز نہ کسی دوسرے کی اسیطرح سوؔ
کھانا بھی مطلقاً ممنوع ہے احل اللہ البیع وحرم الربوٰا ان امور کو کوی شخص جائز نہین
کہتا انکو بناء مخاصمت لکھنا یہ سفید جھوٹ ہے یہ مسائل جانتا ہے تو ایسے واضح ہین کہ ہر شخص جانتا ہے
اسمین فتوی لینے کی تکلیف کیون فرماتے ہین ہان فتوی لینا ہے تو نا گفتنی اقوال تقویۃ الایمان
براہین قاطعہ حفظ الایمان وغیرہ پر لیجئے تاکہ فتوی دیکھکر اللہ تعالی آپکو توفیق دے تو سنی صحیح العقیدہ
ہوجائیے۔ **قولہ** تمنے کسی معمولی شخص سے گفتگو نہین چھیڑی ہے **اقول** جی نہین ہرگز
نہین جو شخص ایسا فاضل اجل صاحب علم وکمال ہو کہ ۳۵ سطری خط مین ستر غلطیان
املا وانشا کی کرے وہ بھلا معمولی شخص ہو سکتا ہے وہ تو غیر معمولی آدمی ہے ورنہ

معمولی آدمی کہین اتنی غلطیان کیا کرتے ہین قولہ مینے وزیر علیصاحب مولانا کو
لکھا تھا الخ اقول تو کیا حسب تحریر میرے مولوی وزیر علیصاحب تشریف لائے
ہین یا گھری مین اوڑہنی اوڑہے بیٹھے ہین یا جناب کے قالب مین مولوی وزیر علیصاحب
آئے ہین جو یہ ہانک لگا رہو رہی ہے مولانا کیا آریون سے آواگون کا تو مسئلہ
نہین سیکھہ لیا نہین بلکہ آپ تو اون سے بھی بڑہکر نکلے کہ وہ تو مرنے کے بعد ایک
روح کا دوسرے قالب مین جانا مانتے ہین اور آپ تو زندہ ہی کی روح ہوکر تشریف
لائے ہین قولہ مناظرہ کی تاریخ و وقت مقرر کرکے کسی عالم کو الخ اقول سے
نہ چھپتی نہین ہے بات بناوٹ کی بال بھر ÷ آخر کو کھل ہی جاتی ہے رنگت خضاب کی ÷
کہان یہ شوراشوری کہین یہ بے نمکی کہان اسقدر بلند دعوی کہ کسی عالم کو خواہ کلکتہ کے
ہون خواہ عرب شریف کے خواہ بمبئی کے خواہ دہلی کے یا کسی دوسرے مقام کے
جلدی بلاؤ اور جب وقت اقرار مناظرہ کا آیا تو اب صرف حامی دین متین حاجی شرع متبدعین
حاجی منشی محمد لعل خانصاحب دام فیوضہ رہگئے کہ فرماتے ہین بحث آپسے خود ہوگی میرے
اور آپ کے سوا تیسرا آدمی بیچ مین بولنے کا مجاز نہوگا ملاحظہ ہو نامہ والا مورخہ ۲۰
رمضان شریف سنہ ۳۴ خیر این ہم غنیمت ست مگر جب مناظرہ کا وقت آیا تو اون کے
سامنے بھی آتے ہوے حیا دامنگیر ہوئی تاریخ مقرر جگہ مقرر مشتاقون کا مجمع تماشائیون
کا جمگھٹ ہے مگر مولویصاحب مدار دامسی ہمت پر یہ لمبے چوڑے دعوے تھے کہ مناظرہ
کی تاریخ مقرر کرو وقت مقرر کرو کسی عالم کو خواہ کلکتہ کے ہون خواہ عرب شریف
کے خواہ بمبئی کے خواہ دہلی کے یا کسی دوسرے مقام کے جلدی بلاؤ سے تراکہ گفت کہ اے
نازنین زپردہ برآ ÷ نغمزہ برصف مردان شیر افگن زن قولہ مین اپنے دوستون

اور میرے عقیدہ والون کی طرف سے خود موجود ہون اقول ہان نہ مان مین تیرا مہمان
یہ اپنے موتھ ہی سے سارے دیوبندیون کے قائم مقام ہین یا ان لوگون نے اپنا
وکیل اور اپنا قائم مقام کر کے بھیجا ہے اگر ہان تو سب کو اپنے اس ہزیمت ظاہرہ کی
مبارکباد دیجئے کہ باوجود دن تاریخ جگہ مقرر ہوجانیکے جناب حاجی منشی محمد لعل خانصاحب
ایک بجے سے پانچ بجے تک وہان رہے اور اپنے وعظ مین دیوبندیون کا رد کرتے رہے
مگر مین اپنے گھر سے باہر بھی نہوا - اور بہتر یہ ہے کہ اشتہار مورخہ ۲۱ - رمضان المبارک
کے متعدد پرچے اپنے قائم مقام کرنے والون کے پاس بھیجدیجئے - غرض میرے اوس خط کا
جواب جسکا خلاصہ صفحہ ، پر لکھا گیا ہے مولویصاحب نے کچھہ ندیا ہان بابو جی ان مکرجی
پلیڈر چھوٹی عدالت کلکتہ کی طرف سے ایک انگریزی چھٹی آئی جسکا ترجمہ ہدیہ ناظرین ہو

کلکتہ چھوٹی عدالت

جناب عالی

بتاریخ ۱۰ جون سنہ ۱۹۱۶ء

میرے موکل شیخ رمضان (نمبر ۱۸ دہی ہٹہ اسٹریٹ) سے معلوم ہوا کہ تھوڑے دن
ہوئے آپنے میرے موکل کے مولوی صاحب کو (وہ غیر مذہب) کہا ہے جناب مولویصاحب
دو ماہ ہوئی کلکتہ تشریف لائے ہین - وہ چاہتے ہین کہ یہ ماجرا پورے طور سے فیصلہ
ہوجائے - پولیس کا سامان بھی کیا گیا ہے تاکہ دنگا فساد نہ ہو - از روے مہربانی ایک
تاریخ اس کے فیصلہ کا مقرر کیجئے - اگر آپ خط کے موافق کام نہ کیجئے گا تو آپ کو
اس عزت پر بٹہ لگانے کا نقصان اٹھانا پڑیگا -

اس چھٹی کا جواب پلیڈر صاحب کے پاس بھیجنا بے سود سمجھا کہ ہین تو مولوی صاحب
سے مطلب ہے اسلئے یہ تیسرا خط بنام مولوی ولی اللہ صاحب ۱۲ جون کو روانہ کیا

خدا کی شان تو دیکھو کہ اک چڑی گنجی	حضور بلبل بستان کرے نوا سنجی

جناب مولوی صاحب بعد ما ہو المسنون

واضح ہو کہ جناب کی تحریر ۱۲ رجب المرجب کے چند جواب حاضر کئے گئے مگر جواب ندارد لہذا یہ آخری پرچہ آپکے پاس بھیجتا ہون آپکی اور آپکے اصحاب جہال کی قلعی کھولنے کی تاریخ ۳۰ شعبان المعظم مقرر کیجاتی ہے۔ یعنی بمقام کولھو ٹولہ اسٹریٹ ۶۵ بوقت ۷ بجے صبح کے باطمینان تمام تشریف لایئے کوئی خوف و ہراس نہ فرمایئے جملہ انتظام ہمارے ذمہ ہے یا آپ کوئی مکان تجویز کرین تو ہم آپ کے مکان پر آوین انتظام وغیرہ کے ذمہ دار آپ ہونگے اس تحریر کے بعد آپ کو کوئی گنجایش حیلہ حوالہ کی نہین ہے آپکی اور آپ کے اصحاب جہال کی قابلیت ظاہر ہوگی جسپر آپ کو ناز ہے اور آپ نے لکھا ہے کہ تم میرے پاس کے بیٹھنے والے عامی اور بے پڑھے لوگون سے جواب لو اگر آپ اپنی موروثی خصلت کے موافق تاریخ موعود پر نہ آئے تو اوسی فہرست مین آپکا نام بھی درج کیا جاویگا جسمین آپ سے پیشتر آپکے بڑون کے نام درج کئے گئے ہین فقط المرقوم ۱۲ جون سنہ ۱۹۱۶ء

مکرر عرض یہ ہے کہ اگر آپ کو مکان پسند نہو تو کوئی میدان تجویز کر لیجئے ہم بہر صورت طیار رہین تاریخ ہم مقرر کر چکے مکان یا میدان آپ تجویز کرین فقط

العبد
عبد الرحمن
نمبر ۱۵ کراس اسٹریٹ سوناپٹی
مورخہ ۱۲ جون سنہ ۱۶ء

مولویصاحب نے اسکا بھی کچھہ جواب ندیا سکوت محض سے کام لیا مگر ۱۵-
جون کو اونکے پلیڈر صاحب کی دوسری چٹھی انگریزی مین آئی جسکا ترجمہ
ذیل مین درج ہے -

کلکتہ چھوٹی عدالت
جناب عالی
بتاریخ ۱۵ جون سنہ ۱۹۱۶ء

میرے موکل شیخ رمضان (نمبر ۱۸ دی ہٹہ اسٹریٹ) سے مجھے معلوم ہوا
کہ میرے ۱۰ تاریخ کا خط آپکو ملنے کے بعد - آپنے ایک رجسٹری لفافہ میرے
جناب لائق مولویصاحب کے نام بھیجا - جسمین آپنے بہت سے ناموافق جملے
صرف میرے لائق مولوی صاحب کے دل کو چور کرنے کے لئے استعمال کیا ہے
یہہ سب جملے عقلمندون کے نزدیک بالکل مہمل ہین جب آپ خط مین بدعزتی
کے اور خراب جملے استعمال کرتے ہین تو خیال کیجیے کہ تصفیہ کے دن آپ کی کیا
حالت ہوگی -

پولیس کے حاضر ہونے کا بندوبست پہلے سے کرنا سخت لازم ہے
میرے موکل کے مولوی صاحب کے آنے کا خرچ پورا آپکو دینا پڑیگا - وہ
یہان دو ماہ سے تشریف لائے ہین - اور آپ سے برابر دریافت کرتے گئے
کہ آپ تصفیہ کا دن مقرر کیجیے مگر آپ نے کچھہ جواب نہ دیا - بعد ازان جب وکیل کا
خط گیا تب آپنے جواب دیا کہ اٹھارہ دن بعد ہوئیگا آپکی خواہش ہے کہ مولویصاحب
اس خرچ کو برداشت کرین - بالفعل تین سو روپیہ خرچ ہو گیا ہے اور ایک
معقول خرچ ہونیوالا ہے - آپ براے مہربانی عبدالسبحان کو کم از کم تین سو

روپیہ جمع دیجئے - بعدازان مولویصاحب آپکے خط کے ہرایک سوالون کا جواب دینگے - اور جگہہ و وقت وغیرہ بہی سب اوسی درمیان مین مقرر ہوجائیگا -

اِس خط کے بعد جب ہم نے دیکہا کہ مولویصاحب اپنے بلیڈری کے سایہ مین پناہ لیتے اور اونہین کی زبان سے بولتے ہین اسلئے ۱۹ جون کو اوس خط کا جواب انگریزی مین بلیڈر صاحب کے نام روانہ کیا جسکا ترجمہ حسب ذیل ہے -

کلکتہ

جناب عالی

بتاریخ ۱۹ جون سنہ ۱۹۱۶ء

آپکا خط پندرہوین جون کا مِلا ہملوگ آپ کے موکل کے مولویصاحب سے بالکل ناواقف ہین کیونکہ بہت سے لوگ اکثر یہان سے یہان خیرات مانگنے کی غرض سے آتے ہین اور اپنے کو مولویصاحب مشہور کرتے ہین - ہملوگ آپکے خط کا جواب نہین دے سکتے جبتک کہ آپ کے موکل مولوی صاحب کا پورا نام پتہ اور کب آئے وغیرہ نہ بتادین اور ہملوگون کا خط جو ہملوگون نے اُنکے کلکتہ آنے کو لکھا تھا - اور یہ کہ ہملوگ پوراخرچہ اُنکے آنے کا دینگے وغیرہ نہ دیکہلاوین ہملوگ آپ کے خط کا جواب دینے سے مجبور ہین -

دوسری بات یہ ہے کہ نہ تو ہملوگونکے رجسٹری لفافہ کی تاریخ اور نہ نام اوس شخص کا جسکے پتہ سے گیا تھا اور نہ وہ ناموافق جملے اپنے لکہے - اس لئے ہملوگ جواب دینے سے مجبور ہین فقط

اس خط کا پہونچنا تہا کہ وکیل و موکل دونون صاحب ساکت محض ہوگئے اور کچہہ جواب نہ دیا تب ۲۳ جون کو پھر ایک خط جناب مولوی ولی اللہ صاحب کی خدمت مین روانہ کیا جسکی نقل مطابق اصل یہ ہی

جناب مولوی ولی اللہ صاحب بعد ماہو المسنون واضح ہو کہ
مناظرہ ۳۰ شعبان المعظم ۱۳۴۳ھ روز یکشنبہ وقت صبح مقرر کر کے ۱۲ جون ۱۹۱۶ء
کو بذریعہ رجسٹری آپکو اطلاع دیگئی تھی جسکا جواب اتبک آپنے نہ دیا جس سے معلوم
ہوتا ہے کہ تاریخ مقررہ آپ کو قبول ہے کیونکہ خاموشی رضامندی کی دلیل ہی لہذا
مین بذریعہ اشتہار اعلان کرتا ہون تاکہ اہل شہر بھی تاریخ و وقت مقررہ پر تشریف
لاکر مناظرہ مین شرکت فرماوین جسکا انتظام کولوٹولہ اسٹریٹ نمبر ۴۵ مین
نہایت عمدہ طور سے کیا گیا ہے جہان کسی قسم کے فساد کا اندیشہ نہین ہی اگر
آپ نے مناظرہ نہ کیا اور تاریخ و وقت معینہ پر تشریف نہ لائے تو اسکا بھی بذریعہ
اشتہار اعلان کر دیا جاویگا اور جو مولویصاحب دور دراز سے طلب کئے گئے ہین
اون کا خرچہ آپکے ذمہ ہوگا - فقط المرقوم ۲۳ جون ۱۹۱۶ء

اِس خط کے پہونچنے پر مولویصاحب نے دیکھا کہ اب سکوت سے کام چلتا نظر
نہین آتا مجبوراً ایک خط محمد رمضان کے نام سے روانہ کیا جسکی نقل درج
ذیل ہے -

جناب حاجی صاحب

جب آپکی باتون سے اور تحریرون سے ظاہر ہوچکا کہ آپ مباحثہ اور اُن
اخراجات کا جو مولانا ولی اللہ صاحب کے آنے مین اور یہان رہنے مین صرف ہوے
کچھ انتظام نہین کرینگے اسوقت مینے وکیل صاحب جتیندر ناتھ مکرجی - ایم - اے - بی
ایل - کی دو چھٹیان جنمین سے ایک رجسٹری سے بھجوائین - پہلی چٹھی پہونچنے پر اپنے
ایک رجسٹری مولانا ولی اللہ صاحب کے نام روانہ کی جنمین وہ الفاظ تحریر تھے جنکا

فیصلہ عدالت فوجداری سے صادر ہوگا۔ باقی تقرر تاریخ و مقام کے متعلق جو تحریر تھا ماشاء اللہ اسمین تو آپکے محرر صاحب نے پوری دانائی سے کام لیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو بحث گرانی منظور نہین وکیل صاحب کی دوسری رجسٹرڈ چھٹی پہونچنے پر آپنے تکلیف گوارا کی اور جواب تحریر کیا لیکن اتنا نسیان نے غلبہ کیا کہ آپ تحریر فرماتے ہین۔

شاید اسی نسیان کی وجہ سے (جیسا کہ ایک صاحب متوطن لاڈنون وارد حال کلکتہ سے سننے مین آیا ہے) آپ اُن برادری کے اشخاص کو جو آپکی برادری کا ساتھ چھوڑکر دوسرے شخص کے ہاتھہ پر بیعت ہوئے ہین اب آپ بھولے ہوئے ہین۔ خیر آپ غور سے سنئے کہ آپ کو اس حالت کو بدلکر کیونکر سرخروئی حاصل ہو سکتی ہے

نمبر ۱۔ سب سے پہلے تو اس خرچہ کا انتظام کیجئے اور سلیمان کے پاس جمع کرائے جو اس عرصہ دو ماہ مین مولویصاحب کا صرف ہوا کیونکہ آپکی تحریر لاڈنون سے آچکی ہے۔

نمبر ۲۔ یہہ بتایئے وہ کون سا ذریعہ ہے جس سے معلوم ہوگیا کہ یقیناً یہہ مہینہ تتیس ۳۰ دن کا ہوگا۔

نمبر ۳۔ کولوٹولہ ۴۵ آپنے پسند کیا۔ کیا آپ بھول گئے کہ وہ فساد کا گھر ہی لہذا دوسری جگہ جو فساد سے خالی ہو تلاش کیجئے

نمبر ۴۔ ان مولویصاحب کا نام و پتہ لکھئے جو مناظرہ مقرر کئے گئے تا کہ اپنے

بلاواسطہ شرائط مناظرہ طے کیجاوین نمبر ۵ کس تھانہ کا انتظام ہوگا اطلاع دیجیے۔
ان پانچ باتون کا جواب جلد لکھیے اور مناظرہ کا پورا انتظام حسب تحریر بالا کیجیے
ورنہ سب لوگون کو روز روشن کیطرح واضح ہو جائیگا کہ مناظرہ سے اس طرح
بھاگا کرتے ہین۔ باقی اور باتون کا ترکی تبرکی جواب لکھنے کی ضرورت نہین
عدالت مین فیصلہ ہوگا جسکا حال ایک دو روز مین ظاہر ہوگا۔

محمد رمضان دہی ہٹہ نمبر ۱۸

جواب وکیل صاحب کو لکھیے۔
اس خط کی غلطیان لکھنے کی ضرورت نہین معلوم ہوتی وفیہ علی البطلانہ لشواہد
مگر مولوی صاحب کی یہ تحریر اگرچہ دوسرے کے نام سے ہی لیکن ہے تو انہین کی
یہ بالکل کوری کیون رہے اسلیے بعض احباب کی فرمائش سے بعض صریح غلطیان اسکی
طشت از بام کیجاتی ہین۔ قولہ جب آپکی باتون سے اور تحریر سے اقول کیا جناب
سمجھنے کی قسم کھائی ہے کہ اگرچہ اردو ہی مین کوی تحریر کیون نہو ہرگز نہین سمجھینگے
اور اگر سمجھینگے تو بالکل اولٹا مطلب عوام حماقت کی مثال مین آم بولکر املی کہا کرتے
ہین مگر جناب نے تو کمال ہی کیا آم بولکر نہین آم سمجھنا یہ احمقون کو بھی نہین سوجھا
ہوگا مین نے گرامی نامہ نمبر ۲ کے جواب مین صاف لکھا تھا کہ آپ اگر آمادہ ہین تو بسم اللہ
ہمارے ایک مولوی صاحب اور آپ دونون گفتگو کرکے اس قصہ کو طے کرلین ہم تیار ہین
پھر ۱۲ جون کو عریضہ نمبر ۵ مین نہ صرف اقرار مناظرہ ہی کیا بلکہ دن تاریخ وقت جگہ
بھی مقرر کردی کہ ۳۰ - تاریخ مقرر کیجاتی ہے یعنی بمقام کولوٹولہ اسٹریٹ نمبر ۶۵
بوقت ۷ بجے صبح کے باطمینان تمام تشریف لائیے کوئی خوف وہراس نہ فرمایئے جملہ انتظام ہمارے

ذمہ ہے یا آپ کوئی مکان تجویز کرین تو ہم آپکے مقام پر آوین انتظام وغیرہ کے ذمہ دار آپ ہونگے۔ اس خط کے پہونچنے کا جناب کے پلیڈر کو بھی اقرار ہے ملاحظہ ہو چٹھی نمبر ۶ مورخہ ۱۵ جون سنہ ۱۹۱۶ء نیز جناب کو بھی اقرار ہے کہ فرماتے ہین کہ ایک رجسٹری مولانا ولی اللہ صاحب کے نام روانہ کی کیون جناب اسمین سخت الفاظ تو آپ کو معلوم ہوئے اور دعوت مناظرہ کے صریح الفاظ نظر نہ آئے لا تقربوا الصلوٰۃ کا پڑھنا اور وانتم سکاریٰ کو نظر انداز کر دینا یہ کونسی دیانت داری ہی قولہ باقی تقرر تاریخ و مقام الخ اقول ع برین عقل و دانش بباید گریست ۰ مناظرہ کا انتظام کو لھوٹولہ اسٹریٹ نمبر ۶۵ مین نہایت عمدہ طور سے کیا گیا ہے جہان کسی قسم کے فساد کا اندیشہ نہین" ایسے صریح الفاظ سے یہ مطلب سمجھنا کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکو بحث کرانی منظور نہین کمال عقلمندی ہے اے سبحن اللہ یہ کسطرح معلوم ہوتا ہی کسی سمجھ والے سے پوچھیے کہ اگر وہ کہے آج آپکی دعوت میرے یا میرے فلان دوست کے مکان پر ہی تو کیا کسی ادنے عقل والے کے نزدیک بھی یہ مطلب ہوسکتا ہے کہ اس شخص کو دعوت کرنا مقصود نہین ایسی اولٹی سمجھ حضرات دیوبند کے سوا تو کسیکی نہو گی البتہ اس مکان پر بلانے مین شاید آپکو کھٹکا ہوتا کہ لوگ کچھ بری طرح سے تو پیش نہ آئینگے اسلیے اوسکا دفعیہ پہلے ہی کر دیا گیا کہ جہان کسی قسم کے فساد کا اندیشہ نہین ہی" اور وہ بھی صرف اسلئے کہ آپکو ہر وقت اپنے اوپر ہراس لگا رہتا ہے پولیس کی حراست مین رہنا پسند کرتے کہ ہر جگہ سرکاری انتظام کی خواہش ظاہر کرتے ہین اور واقعی کسی چیز کی لذت یا نفرت تجربہ کے بعد بہت زیادہ ہوجاتی ہے۔ آدمی اپنے اختیاری مکان پر جو کچھ اہتمام و انتظام کرسکتا ہے دوسری جگہ ناممکن ہی تو آپکے استحفاظ عزت و آبرو کی غرض سے اپنا اختیاری مکان خاص کیا گیا

جس سے آپنے یہ سمجھا کہ آپکو بحث کرانی منظور نہین ع برین عقل و دانش بباید گریست اسکے
علاوہ آپکو خود بہی اختیار دیا تھا کہ کوئی دوسرا مکان تجویز فرماتے کہ مین نے اسکے متعلق بہی
تصریح کردی تھی تو اگر یہ مکان ناپسند تہا آپ ہی کوئی مکان تجویز کرتے اور وہان اپنے
مناظر کو بلاتے قولہ لیکن اتنا نسیان نے غلبہ کیا اقول مہربان نسیان نے مجہپر غلبہ
نہین کیا عقلا لفظ سے مطلب نکالتے ہین آپنے پلیڈر صاحب کے خط کو کسی عقلمند آدمی
کو دیکھیے اور دریافت فرمایئے کہ اس خط مین سے مولوی ولی اللہ صاحب کس دلالت
سے سمجہے جاتے ہین تو ہر شخص یہی کہیگا کہ اس سے کوئی آدمی بھی متعین نہین سوائے
اسکے کہ اگر اوسکے مذہب کا ایک ہی عالم ہو کہ اوسکے سوا کوئی دوسرا شخص ہی نہین تو بیشک
ہمارے مولوی صاحب سے فلان شخص مفہوم ہوگا قولہ ۲ سب سے پہلے تو اس خرچہ کا انتظام
فرمائے ۱ قول مین پہلے لکھہ چکا ہون کہ مولوی صاحب کا نفقہ خرچہ اگر میرے ذمہ واجب ہے مین
ادا کرنے کو تیار ہون کسی اور کے یہان جمع کرنے کی کیا حاجت ہے اور یہ کہان کا دستور ہے
ہندوستانی قاعدہ کے مطابق تو اگر مولوی صاحب میرے مطلوب تشریف لاتے مین خاکسار
کے پاس آنا اور غریب کدہ کو رشک ارم بنانا تہا جو کچہہ خرچ ہوتا مین اونکے لئے صرف کرتا اور اول
جدید پر اونکو ہوٹل مین یا اور کسی جگہہ ٹھہرنا تہا جو کچہہ خرچ ہوتا چلتے وقت اپنا بل
پیش کرتے ساتھہ ساتھہ وہ تحریر ہوتی جسکے ذریعہ مین نے مولوی صاحب کو طلب کیا ہے اور
مولوی صاحب اوسکے مطابق تشریف لائے ہین تو اب اگر آپکا آنا بالغرض اوسی خط کے
مطابق ہو تو کوئی عقل والا اسکو نہین مان سکتا اگر خیال شریف مین نہ آئے تو اسکو اسطرح
سمجہئے کہ مثلاً آپ یہان تشریف رکہتے ہین اپنے بہائی یا عزیز قریب یا کسی گھر والے کو
بلائے وہان سے اوسکا مطلقاً جواب نہ آئے نہ کوئی تذکرہ اسکا ہو دو سال کے بعد وہ

آے اور کسی دوسرے شخص کے پاس رہے اور وہان اپنے مشاغل مین مشغول ہو
مہینہ دو مہینہ کے بعد جب آپکو پتہ لگے تو وہ یہ جواب دے کہ میرا آنا آپکے بلانے کے
مطابق ہوا اور اوس خط کی وجہ یہان کا قصد کیا تو آپ ہی سچ سچ کہئے کہ آپ اونکو سچا
جانینگے یا اس کہنے کو بالکل لغو محض خیال کرینگے اب تو جناب کے خیال شریف
مین آگیا ہوگا کہ یہ آپکا بار بار کہنا بالکل عقل کے خلاف اور ہرگز قابل قبول نہین یہان
آکر بھی آپ دوسرے پاس ٹھہرے مجھے اطلاع تک نہ دی آپ کو چاہیے تھا کہ چلتے وقت
وہان سے ایک اطلاعی خط دیتے کہ مین موافق لکھنے تمہارے مناظرہ کے لیے آرہا ہون
یا یہان آکر اسٹیشن سے سیدھے میرے پاس تشریف لاتے یا کم ازکم وہی ٹھہ مین
ٹھہر کر مجھے اطلاع دیتے بلکہ سب سے پہلے آپ اسی بحث کو چھیڑتے کیونکہ بقول آپ کے
اسی غرض سے آپکا آنا ہوا ہے مگر آپ تو ادہر اودہر وعظ و جلسہ مین مشغول رہے
اور اگر خدا نخواستہ ادہر سے تقویت الایمان کے بارے مین سوال نہ ہوتا تو برسہا برس
قیام پر بھی آپکو خیال نہ آتا اب جب مناظرہ کے لیے کہا گیا تو آپ اپنا نفقہ خرچہ
مانگتے ہین اور وہان سے اس غرض کے لئے آنا ظاہر کرتے ہین قولہ ۲ یہ تبا بیئے
وہ کون سا ذریعہ ہے اقول اولاً چادر سے زیادہ پاؤن پھیلانا انسان کو ہر جگہ
خوار و ذلیل کرتا ہے ھاانتم ھولاء حاججتم فیما لکم بہ علم فلم تحاجون فیما
لیس لکم بہ علم جس چیز مین انسان کو دخل نہو اور اوس سے کورا محض ہو تو عقلمندی
کی بات یہی ہے کہ خاموش رہے تاکہ اوسکے جہل پر پردہ پڑا رہے لوگ مستور الحال ہونیکی وجہ
اوسکے درپے نہونگے یہ ظاہر ہے کہ علم توقیت و نجوم وغیرہ فن ریاضی سے آپ لوگ
کیا آپ کے اکابر فضلا بھی بالکل بے بہرہ ہین اگر شک ہو تو رسالہ مبارکہ تاج توقیت
۱۳۲۰

مصنفہ جناب محمود علی صاحب بریلوی ملاحظہ فرمایئے پہر اسکے متعلق دریافت کرنے پر آپ اپنا ہی فقرہ پڑھ لیجیے جو خط ۲ مین خاکسار کو لکھا ہی آپ لوگون کے فن ریاضی سے ناواقفیت کا یہ نتیجہ ہے کہ وہ مسائل فقہیہ جنمین اس فن کو دخل ہی یا اوسکا جواب نہین دیتے اور اگر دیا بہی تو غلط جواب ہوتا ہے وہاج احمد صاحب مرادآبادی نے چند سوالات کیے اونمین ایک سوال یہ بہی تھا کہ سایہ اصلی کی پہچان مطلق طور پر ایسے قاعدہ کلیہ کہ ہر جگہہ وہ قاعدہ دلنشین ہوار قائم فرماوین مولوی رشید احمد صاحب جواب دیتے ہین کہ سایہ اصلی ایسا قاعدہ جو ہر جگہہ موافق و مطابق ہو مجھے معلوم نہین یہ ہین وہابیون کے امام الائمہ جنکے سینے شریف عالمگیری ایسی ۲۰ کتابین ہند مین جنمین اتنا بہی معلوم نہین کہ ظہر کا وقت کسوقت ہوتا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون اگر یہ پوچھا ایک وقت بتا دیجیے جو ہر جگہہ جاری ہوسکے کہ اتنے بجے وقت ظہر شروع ہوتا یا اسوقت تک رہتا ہے تو البتہ ایک بات تہی کہ اسکا قاعدہ کلیہ نہین یا یہ پوچھا کہ سایہ اصلی کتنا بڑا ہوتا ہے تو بیشک اوسکا قاعدہ کلیہ نہین ہوسکتا کہ وہ زمانہ و عرض البلد کے اختلاف سے مختلف ہوتا رہتا ہی مگر ایسے قاعدہ کلیہ کا نہ جاننا مولویصاحب کی فقاہت سے بہت بعید ہے جسے ہر ہوشیار طالب جسنے کنز الدقائق بہی سمجھہ کر پڑہی ہو جانتا ہے کہ زوال کے وقت جو سایہ کسی چیز کا کسی جگہہ ہوتا ہے وہ سایہ اصلی ہے اور اوسکے بعد سے وقت ظہر شروع ہوتا ہے ہان یہان پر ایک سوال ہوسکتا ہے کہ زوال کا وقت کے بجے ہوگا کیونکہ اس سوال کے جواب کے بعد اصل مسئلہ کا جواب واضح ہوجائیگا مگر مولویصاحب کی تحریر سے یہ جواب معلوم ہوسکتا تو عیب کی بات نہین اس قسم کی نظرین فسادی رشید مین بکثرت ملینگی کہ سائل کے سوال کا جواب دیا مگر اوس جواب سے کچھہ بہی نہین سمجھہ سکتا

کہ سوال کا جواب صحیح کیا ہوا شلا کسی نے پوچھا تھا فرسخ اور میل کی تحدید معتبر کیا
ہی اوسکا جواب دیتے ہین فرسخ تین میل کا اور میل چار ہزار قدم کا لکھتے ہین مگر یہ سب
تقریبی امور ہین اصل میل اوس مسافت کا نام ہے کہ نظر میل کرے اور یہی مختلف ہی
وقت اور محل اور راے کے اعتبار سے واللہ تعالیٰ اعلم ملاحظہ ہو فتاوی رشیدیہ
ص۱۰۲ سائل فرسخ اور میل کی تحدید معتبر پوچھتا ہے اوسکو ایسا بہول بھلیان
جواب مین دیکھانا کہ توبہ ہی بھلی پھر طرفہ تماشا اوسکو ایسے مرے گرے الفاظ سے
تعبیر کرنا کہ میل چار ہزار قدم کا لکھتے ہین مولوی صاحب کی اِنشادانی کی دلیل ہی پھر یہ
بھی نہ معلوم ہوا کہ چار ہزار قدم کس کے قدم سے اور اوس سے بڑھکر میل کی تعریف ہی
کہ حیران ہو کر سائل رہجاے بیچارہ معتبر تحدید پوچھنے کو بیٹھا ہے غیر معتبر بھی اوسکو
معلوم نہو سکے عبارات نقل نہ کرنے کی وجہ تو یہ گڑھی ہے کہ عوام بلکہ خواص اوسکے
سمجھنے سے قاصر ہین البتہ اس معمے اور بہول بھلیان کو ضرور اوس نے سمجھ لیا ہوگا اور
فرسخ اور میل کی معتبر تحدید اوسکو معلوم ہو گئی ہوگی اور بہتر تو یہ تھا کہ اوس سوال کا
بھی جواب دیتے کہ دہوپ گھڑی سے ٹھیک ۱۲ بجے زوال کا وقت ہوتا ہے
اوسوقت مین جو سایہ ہو وہی سایۂ اصلی ہے اوسکی مقدار منہا کر کے ایک مثل اور دو مثل تک
علی اختلاف الاقوال وقت ظہر رہتا ہے اگر یہ خیال ہوتا کہ آجکل دہوپ گھڑیان
کہان ہین جن سے سائل دیکھکر وقت پہچانیگا اور اگر ایک دو جگہہ ہو بھی تو ہر جگہ
اوس سے کیا فایدہ ہو سکتا ہے اسلیئے ان گھڑیون جیبی اور کلاک سے وقت بتانا
تھا کہ سائل کو کوئی دقت نہ رہے مگر فن ریاضی ہیأت و توقیت کی نجاننے کے سبب
صاف انکار کرنا پڑا اخیر یہ بھی غنیمت ہے کہ لاادری چندان عیب نہین اگرچہ ایسے

ہیمل فاضل کی زبان سے جنکے سینے شریف مین بیس علمگیری ایسی کتابین بند ہون
ایسی موٹی بات (جسکو سنی مدراس کا ایک متوسط درجہ کا طالب علم جو شرح وقایہ وغیرہ پڑہتا
ہے بہی جانتا ہے) کی متعلق بندہ کو معلوم نہین نہایت ہی تعجب کی نگاہ سے دیکھا جائیگا
پھر جب پیشواے طائفہ کی یہ حالت ہے تو آپ کس منہ سے معاندانہ پوچھنے بیٹھے
ہین کہ یہ بتایئے وہ کون سا ذریعہ ہے جس سے معلوم ہو گیا کہ یقیناً یہ مہینہ تیس
دن کا ہوگا۔ ثانیاً جناب نے قرآن شریف بہی کبھی پڑہا یا کسی پڑہے لکھے کو
پڑہتے سُنا ہے اوسمین یہ آیہ کریمہ الشمس والقمر بحسبان ٥ کبھی آپ کے
سامع شریف تک پہونچی ہے یعنی آفتاب اور ماہتاب کی گردش ایک حساب
سے ہے انکی چال منتظم ہے یہ دیوبندی مولویون کی طرح بے ڈہنگے نہین
کہ کبھی دس دقیقے اور کبھی ایک درجہ اور کبھی سات یا بیس درجے بلکہ ایک
حساب سے ہے اوسکا جاننے والا سالہا سال پہلے اور سالہا سال بعد کے
اوقات حساب سے بتا سکتا ہے کہ فلان دن پہلی ہو گی اور فلان دن دوسری
اسیطرح تیسوین ثالثاً جناب نے یہ حدیث شریف کبھی سُنی ہے اتقوا
من فراستہ المومن فانہ ینظر بنور اللہ دیکھیے مومن کا کہنا کیسا سچا نکلا کہ جو
کہا تہا وہی ہوا شعبان ۳۰ ہی کا قرار پا کر یکم رمضان شریف دوشنبہ کی ہوئی رابعاً
مین نے یہ کب دعوی کیا تہا کہ یہ مہینہ یقیناً تیس ہی دن کا ہوگا جو جناب
فرماتے ہین کہ وہ کون سا ذریعہ ہے جس سے معلوم ہو گیا کہ یقیناً یہ مہینہ تیس دن کا
ہوگا شاید جناب نے مناظرہ کی تاریخ مقرر کرنے سے یہ خیال کیا ہو کہ یقیناً
یہ مہینہ ۳۰ ہی دن کا ہوگا مولوصاحب دن کے ساتھہ تاریخ صرف تعین

کیلئے ہوتی ہے تاکہ وہ یکشنبہ معین ہوجاے اگر اوس دن ۳۰ شعبان نہین تو یکم رمضان ہی سہی گر غالب قرینہ ۳۰ ہی شعبان کا تھا اسلیئے ۳۰ شعبان لکھا گیا زہے آپکی مولویت اگر گرفت بھی کی تو ایسی لغو ولچر بات جو خندہ اطفال کے سوا کچھہ نہین قولہ کولوٹو نمبر ۶۵-۱ اپنے پسند کیا اقول جناب کو یہ کب الہام ہوا کہ وہ فساد کا گھر ہے یہان کا کیا فساد ہوا اور اگر یہ مکان آپ کو پسند نہین تو مین پہلے ہی لکھ چکا تھا یا آپ کوی مکان تجویز کرین تو ہم آپکے مقام پر آوین انتظام وغیرہ کے ذمہ دار آپ ہونگے آپ نے کیون دوسرا مکان تجویز نہ کیا نیز مکرر لکھا کہ اگر آپ کو مکان پسند نہو تو کوئی میدان تجویز کر لیجئے ہم بہر صورت تیار ہین تاریخ ہم مقرر کر چکے مکان یا میدان آپ تجویز کرین افسوس کی بات ہے کہ آپ ایسے صریح تصریحات کو چھوڑ کر الٹا الزام مجھے دیتے ہین مگر یہ کہئے کہ مناظرہ کے نام سے تو جناب کو بخار آتا ہے اسکے قریب کیون آتے یہی ترکیب سوجھی کہ دوہی صورت ہے یا وہ مکان تجویز کرینگے یا مجھے کہینگے اگر مجھے کہین تو اوسکی طرف سے صم بکم عمی ہوجاؤ کچھہ جواب ندو اور جو مکان وہ تجویز کرین اوسکو قبول نکرو آخر مناظرہ کس طرح اور کہان ہوگا - شرم - شرم - شرم - قولہ ان مولویصاحب کا نام و پتہ لکھئے اقول آپ آمادہ ہوکر سامنے تو آیئے وہ مولویصاحب آپکی مزاج پرسی کو خود ہی موجود ہین نام و پتہ سب دریافت کر لیجئے گا شرائط بھی طے ہوجائینگے آپ تو گھر ہی بیٹھے سارے قصے طے کر رہے ہین قولہ کس تھانہ کا انتظام ہوگا اطلاع دیجئے اقول جس تھانہ کی حراست مین رہنا آپ پسند کرین مولویصاحب قربان آپکے بھولے پن کے ہر محلہ کا ایک تھانہ کے متعلق

ہوتا ہے جس محلہ مین مناظرہ ہوگا وہ محلہ جس علاقہ سے متعلق ہوگا وہان کی پولیس کی حراست مین آپ رہینگے آپ کے فرمانے کی ضرورت نہین وہ آپ کی تمام تحریرات ہی بتا رہی ہین کہ مناظرہ سے فرار چاہتے ہین جو شخص آپ کے خطون کو پڑھیگا خود سمجھ لیگا کہ کس قدر آپ مناظرہ کے لئے آمادہ ہین ہان باقی امور کے عدالت مین فیصلہ کی دہکی مرتا کیا نہ کرتا کا مضمون ہی۔ یہ تو آپ لوگون کی عادت مستمرہ ہے کہ آپ کے غوث و غیاث یہی لوگ ہین جہان مناظرہ سے عاجز آئے جواب دینے سے قاصر ہوئے المدد یا پولیس المدد یا مجسٹریٹ پکارنے لگے۔

اسکے بعد مولوی صاحب نے ۲۰ شعبان کو پہر ایک خط اُسی مضمون کا بہیجا جسکی نقل مطابق اصل یہ ہی

۲۰ شعبان ۱۳۴۲ھ ہجری حاجی عبد الرحمٰن صاحب

۲۶ جون کی رجسٹری کا ابہی جواب نہین بہیجا گیا۔ حالانکہ آج ۹ روز ہوگئے کہ تاریخ مناظرہ آپ کی طرف سے ۳۰ شعبان المعظم یوم یکشنبہ ۷ بجے صبح مقرر کی گئی ہے۔

نمبر ۱۔ ایک جلد لکھئے کہ مناظرہ کے واسطے کونسی جگہ تجویز کی گئی ہ؟

نمبر ۲۔ وہ عالم صاحب جو باہر سے تشریف لانے والے تھے ابہی آئے یا نہین جیسا کہ لکھا گیا تہا کہ دور و دراز سے طلب کئے گئے ہین۔ وہ تشریف لے آئے ہون یا اور کوئی عالم ہون جاہل نہ ہون اور مناظر آپ کی طرف سے مقرر کئے گئے ہون ان کا نام و پتہ لکھو تا کہ شرائط مناظرہ طے کر لئے جاوین

نمبر ۳۔ کس پولیس کا انتظام ہے اطلاع دیجئے اور یہ کہنا کہ پولیس کا کیا کرنا ہی۔ بس باقاعدہ ذمہ داری لکھہ بہیجئے۔

اور باقی انتظام دوسرے طریقہ سے انشاء اللہ کرائے جاوینگے فی الحال امید

مذکورہ کے متعلق جلد جواب لکھئے تاکہ بحث مباحثہ شروع ہو. پندرہ منٹ کے اندر اس کا جواب دیجیے تاکہ ۳۰ تاریخ کا آپ کا وعدہ پورا ہو۔

محمد رمضان دہی ہٹہ نمبر ۱۸

کلکتہ

ناظرین اس خط کے دیکھنے ہی سے سمجھہ گئے ہون گے کہ اس خط کے بھیجنے سے مولویصاحب کا مقصود کیا ہی ۳۰ شعبان تاریخ مناظرہ مقرر تھی اس دن مولویصاحب کو میدان مین آنا چاہئے تہا مگر اس کی ہمت نہ دیکھکر پہر دور ہی دور سے باتین کرتے اور خط لکھتے ہین تاکہ آج کا وقت جواب مین کٹ جائیگا پہر تو مناظرہ کا دن ہی ختم ہو جائیگا. اب مناظرہ کون کرتا ہی ہان اگر کوئی ضروری بات ہوتی تو اس کا بھی مضائقہ نہ تھا مگر وہی لچر و پوچ باتین قولہ نمبر ۱ اب جلد لکھئے کہ مناظرہ کیواسطے کونسی جگہ تجویز کی گئی۔ ۱ قول آپ میرا خط پڑہیئے تو معلوم ہوگا کہ کون سی جگہ تجویز کی گئی ہی تعجب ہی کہ جناب کو اتنی بات تو معلوم ہوئی کہ میری طرف سے ۳۰ شعبان المعظم یوم یکشبہ ۷ بجے صبح مقرر کی گئی ہے مگر بیچ کا ٹکڑہ جناب کو نظر نہ آیا کہ وہ کیا ہی اسے دیکھتے تو معلوم ہوتا کہ مناظرہ کی جگہ کو لوٹولہ اسٹریٹ نمبر ۶۵ تجویز ہوئی ہی۔ میرے خط کی عبارت یہ ہی۔ تاریخ ۳۰ شعبان المعظم مقرر کیجاتی ہے یعنی بمقام کولوٹولہ اسٹریٹ نمبر ۶۵ بوقت ۷ بجے صبح کے باطمینان تشریف لائیے. مولوی صاحب اس طرح بھولے اور انجان بننے سے کام نہین چلیگا. قولہ نمبر ۲۔ وہ عالم صاحب جو باہر سے تشریف لانے والے ہین۔ اقول. آپ تشریف تو لائیے سب باتین معلوم ہو جائینگی شرائط بھی طے ہو جائین گے مگر دقت تو یہ ہے کہ آپ پردہ سے باہر ہی نہین ہوتے خلوت سرا ہی مین بیٹھے ہوئے انداز دکھایا کرتے ہین قولہ نمبر ۳۔ کس پولیس کا انتظام ہوا ہے۔ ۲ قول۔ سبحن اللہ اس بھولے پن

کی بھی کوئی حد ہے آپ کو سوال کرنیکا بھی ڈھنگ نہین آتا. خدا کے بندے اگر ان لغویات
کو پوچھنا تھا تو یہ پوچھتے کہ پولیس کا انتظام ہوا یا نہین یا یہ پوچھنے بیٹھے ہین کہ کس
پولیس کا انتظام ہوا ہے میری رائے ہے کہ دستار فضیلت کو تہ فرما کر ابھی کچھ دن اور
جا کر پڑھیئے تاکہ بولنے کا سلیقہ ہو ایسی قابلیت پر یہ شان وغرور کہ تم کو کچھ دریافت کرنا
ہے تو میرے پاس کے بیٹھنے والے عامی اور بے پڑھے لکھے آدمیون سے جواب دو
اعتبروا الصاحب بالصاحب جب آپ ہی کی یہ حالت ہو کہ یہ جواب دینا تو درکنار بات کرنے
تک کا سلیقہ نہین سوال کرنے کا بھی ڈھنگ نہین تو آپ کی صحبت والے جو جواب دینگے
ظاہر ہی ہے رہا پندرہ منٹ کے اندر جواب کا تقاضا لوگ آپ کی ابلہ فریبیون سے واقف
ہین باوجود ایسی صریح گریز کے کوئی بھی یہ نہ سمجھیگا کہ مولوی صاحب تو آمادہ ہوئے تھے
گر اس کا جواب ہی نہین ملا غرض ۳۰ شعبان روز یکشنبہ اگرچہ وقت صبح مناظرہ کے لئے مقرر
کیا گیا تھا لیکن احتیاطاً دن بھر مولوی صاحب کے انتظار مین چشم براہ وگوش بر آواز
رہکر جب مولویصاحب گھر سے باہر ہی نہ ہوئے اور مناظرہ کے لئے تشریف نہ لائے تو
تو تیسری جولائی کو اتمام حجت کیلئے پھر ایک عریضہ حاضر خدمت کیا تاکہ مولوی صاحب عار
فرار سے نفرت فرما کر اب بھی ہمت کرین اور مناظرہ کے لئے مستعد ہون مگر وہان تو
سکوت وصموت کی اوپر سے بھی ٹھہری ہوئی ہے صدائے برنخاست۔

نقل خط نمبر ۱۱ - مورخہ ۳ - جولائی سنہ ۱۶ع

جناب مولوی ولی اللہ صاحب۔ بعد ما ہو المسنون واضح ہو کہ مناظرہ ۳۰ر
شعبان المعظم سنہ ۳۴ھ بروز یکشنبہ وقت صبح مقرر کرکے ۱۲ر جون کو بذریعہ رجسٹری
آپ کو اطلاع دی گئی. پھر دوبارہ ۲۳ جون کو بھی دوسری رجسٹری سے یاد دلایا گیا

آپ نے کروٹ نہ لی نہ وقت مقررہ پر مناظرہ کے واسطے حاضر ہوئے اب اعلان کردیا جاویگا آپ کا مناظرہ سے فرار۔

العبد عبد الرحمن عفی عنہ

۲ جولائی سنہ ۱۶ء

اس خط کے پہنچنے پر مولیصاحب کے غضب وغصہ کا تھرمامیٹر ۱۱۰ سے زیادہ ہوگیا اور ایک اشتہار محمد علیخان دہی ہٹہ نمبر ۱۳ کے نام سے بعنوان اظہار حق شایع کیا جسکی نقل یہ ہے:-

اظہار حق

ہو نکفر علما کا وہ مسلمان کیسا + جسے پرخاش ہو سادات سے وہ خان کیسا

جس نے تقسیم کیا کفر مسلمانوں کو + جو کہے اس کو مسلمان وہ مسلمان کیسا

ظلمتِ کفر کا سودا جو سراپا ہوے + روسیاہی کا عیان راز ہی نہان کیسا

یوم تبیض وجوہ تو ہے شان مومن + یوم تسود وجوہ کا ہے تبیان کیسا

حضرات اہل اسلام مطلع ہون کہ عرصہ اڑھائی مہینہ سے مولانا ولی اللہ خانصاحب کیتروی حسب درخواست عبد الرحمن اجمیری مارواڑی مقیم سوتاپٹی دور و دراز سفر کر کے بغرض مناظرہ کلکتہ تشریف لائے ہوئے ہین۔ مولانا کی آمد کی اطلاع ہونے پر بجائے اسکے کہ مناظرہ کی کارروائی شروع کرتے دونون شخصون مذکور نے جھوٹی تہمتین مولوی صاحب کی نسبت جیسا کہ اس فرقہ کے اکثر لوگ عادی ہین مشہور کرنے مین سرگردان ہوئے۔ مگر بفحوائے کلام ربانی جاء الحق وزھق الباطل حق آتے ہی باطل کافور ہوا یعنی جابجا مولانا کے وعظ ہوئے اور جو وعظ مین آپ نے عقاید حقہ ظاہر فرمائے۔ اعلان مناظرہ کیا مخالفین کی تحریرون

کے جواب دیے گر فریق مخالف کی طرف سے سوال از ریسمان وجواب از آسمان کا سمان
نظر آتا تھا سچ ہے ۔ خلاف پیمبر کسے رہ گزید ؛ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید۔ کیونکر
جواب راست کی توفیق ہو سکتی ہے اس گروہ کو جو سنت سنیہ کی استیصال اور ترویج بدعت
کے وبال مین مبتلا ہو اسی اثنا رین کہ وعظ برابر ہو رہے تھے جناب حاجی ہارون صاحب نے
ایک شب قبل از عشا پیام پہنچایا کہ مولانا آپ سے منشی لعل خالصاحب ملاقات کرنا چاہتے
ہین چنانچہ وجہ تسمیہ وغیرہ دریافت کئے جانے پر صرف اس قدر معلوم ہوا کہ منشی صاحب
چاولون کے دلال ہین۔ اگرچہ اپنے زعم باطل مین اپنے آپ کو علوم شریعہ کا فاضل بھی
سمجھتے ہین ۔ ہر کس کہ نداند و بداند کہ بداند ؛ در جہل مرکب ابدالدہر بماند۔ حاجی صاحب کے
بیحد اصرار سے مولانا صاحب معہ چند دیگر احباب منشی صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے
وہان جو واقعہ پیش آیا اُس سے حاضرین موقع خوب واقف ہین ۔
ہو کفر علما کا وہ مسلمان کیسا ؛ جسے پرخاش ہو سادات سے وہ خان کیسا۔ اُس روز
پورے طور سے ہم لوگون کو واقفیت ہوئی کہ منشی صاحب کیسے زبردست فاضل ہین اور
بقول شاعر ۔ کوئی مطلوب ہی اس پردہ زنگاری مین۔ عبدالرحمٰن وغیرہ کی شکل مین
آپ ہی ظاہر ہوتے ہین اس کے بعد بھی سلسلہ خط وکتابت جاری رہا مگر اپنی خصلت کے
موافق علما کو گالیان دین اور تضیع اوقات کی اور ایک تحریر مین صاف لفظون مین مباحثہ
سے انکار کر دیا۔ نہایت رنج وافسوس ہوا کہ یا تو وہ غرفریا یہ ٹین ٹین فش۔ آخر وکیل صاحب
جتیندرا ناتھ ایم اے۔ بی ایل کی معرفت دو چھیان دیگئین۔ اول چھٹی پہنچنے پر کچھ ہوش
ٹھکانے آئے اور بذریعہ رجسٹری مطلع کیا کہ تاریخ ۲۰ شعبان المعظم کو منشی لعل خانصاحب
کے مکان پر مناظرہ ہوگا وغیرہ۔ اہل انصاف خود نتیجہ نکال سکتے ہین کہ اتنی دردسری

کے بعد تاریخ و مقام مناظرہ مقرر ہوا اور اس مین بھی کہلے اور صاف لفظون مین فرار یعنی اُسی سے ۲۰ تاریخ تک ۱۹ یوم کا فصل ہوتا ہی اور کیا اس حجاب کی بھی انتہا ہے کہ مقام بھی تجویز ہوا اور اپنا ہی مکان۔ میدان مین آنا خلاف شان مجھا ہان سمجھا جاوے بھلا غور کیا جاسکتا ہے کہ جو صاحب بغرض مناظرہ تشریف لائے ہون اور دو مہینہ تقرر تاریخ وغیرہ کے انتظار مین قیام فرما چکے ہون ۱۹ - ۲۰ یوم بڑھا کر تاریخ مقرر کیا جانا مناظرہ سے روپوشی نہین تو اور کیا ہے یعنی نہ مولانا صاحب اتنے روز قیام کرین گے اور نہ مناظرہ کی نوبت آئیگی مگر وہ کتنا ہی فرار کرین مولانا ولی اللہ صاحب تاریخ مناظرہ کے بعد تک یہان موجود ہین۔ وکیل صاحب کی پہلی چھٹی کا حال عرض ہوا جس وقت دوسری چھٹی رجسٹری شدہ روانہ کی گئی تو وہ صاحب سب کچھ بھول گئے۔ وکیل صاحب کو تحریر فرماتے ہین:- We do not know who is your client's moulvi

؎ انچہ دانا کند کند نادان ٭ لیک بعد از خرابی بسیار۔ اگر پہلے سے آپ ناواقف محض رہتے تو اس قدر سفید جھوٹ بولنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ مولانا کو لکھا جاتا ہے کہ ۲۰ تاریخ کو مناظرہ ضرور ہوگا اور وکیل صاحب کو تحریر فرماتے ہین کہ ہم مولوی صاحب کو جانتے بھی نہین شاید اسی نسیان کی وجہ سے آپ پر عالیجناب کمشنر صاحب کی تنبیہ کا کچھ اثر نہ ہوا اور باوجود مچلکہ ہو جانے اور جرمانہ ہو جانے کے وہ آپ ہی ہین جو شرم کا خون کر کے علما کی توہین و تکفیر کرتے ہین ؎ جس نے تقسیم کیا کفر مسلمانون کو ٭ جو کہے اسکو مسلمان وہ مسلمان کیا وہ آپ ہی تو ہین جنہون نے کتاب تاریخ وہابیہ کے صفحہ ۸۴ پر ہندوستان کی آزادی پر نکتہ چینی کی ہے ویسے تو آپ بڑے دلیر اور جری ہین جو گورنمنٹ پر بھی ہاتھ صاف کرتے ہین۔ مگر یاد رکھئے کہ ہم بدعہد نہین ہین۔ ہم خدا کے بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت امام اعظم رحمتہ

اللہ کے معتقد اولیاء کرام کے کفش بردار اور اپنی گورنمنٹ کے پورے وفادار ہین۔ تاریخ ۲۶ جون کو آخر کار ایک رجسٹری ہم لوگون کی طرف سے اور بھیجی گئی جس پر آج تک سکوت ہے۔ آج ۳۰ تاریخ ہے مناظرہ حسب تحریر ۷ بجے صبح شروع ہو جانا چاہیئے۔ علی الصباح نماز پڑھکر یہ خادم مشتہر اور محمد رمضان دونون شخص ایک رقعہ اپنی جماعت کیطرف سے لیکر عبدالرحمن کو ساتھ لیکر منشی لال خانصاحب کے پاس پہونچے وہان پر بجائے اس کے ہم کو کوئی جواب مناسب دیکر مناظرہ کے متعلق گفتگو کرتے منشی صاحب نے دنیا بھر کے پچھلے قصے کہڈالے اور مطلب کی ایک نہ کہی ہم بار بار کہتے تھے کہ مناظرہ کا وقت گزرا جاتا ہے ۷ بھی بج گئے ہین ہم کو جلد جواب اس رقعہ کا دیجئے کہ بحث کہان ہوگی اور کون صاحب مناظر ہین تاکہ ہمارے مولانا صاحب بھی تشریف لادین اور مناظرہ شروع ہو جاوے مگر ان باتون کا جواب نہین ہوتا تھا بلکہ ادہر ادہر کے بے جوڑ قصے کہکر ہماری تسلی کرنا چاہتے تھے۔ قصہ کوتاہ ۹ بجے تک نہ خود کھانا کھایا اور نہ ہم کو وہان سے آنے دیا جب مناظرہ کا وقت گذر گیا اور قریب قریب منشی صاحب یہ بھی سمجھہ گئے کہ ہم دونون شخص ان کی تقریر سے کسی قدر موثر بھی ہو گئے ہین۔ ہم کو کچھہ ہدیہ او تحفہ دیا گیا اور صاف لفظون مین فرمادیا کہ بحث کلکتہ مین کسی طرح ممکن نہین کیونکہ تم غریب ہو اور عبدالرحمن وغیرہ بھی غریب ہین اور اگر تم تین مہینہ بعد کسی مقام پر مارواڑ مین بحث مقرر کرو وہان مین آسکتا ہون۔ ہم نے جواب دیا کہ ہمارے مولانا صاحب کو اس سے کیونکر تسلی ہوگی فرمانے لگے کہ بس مارواڑ ہی تجویز ہوسکتی ہے یہان خاموش ہی رہنا چاہیئے ؎

بہت شور سنتے تھے پہلو مین دل کا ٭ جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا

آخر صبح کے گئے ہوئے ہم دونون آدمی ۹ بجے واپس لوٹ کر آئے۔ یہ سچی کیفیت مین

مشتہر کرتا ہون تاکہ اہل اسلام ملنی صاحب کے دہوکہ مین نہ آوین اور جو لوگ اُن کو بڑا فاضل سمجھتے ہین اس تمام قصہ سے وہ عبرت حاصل کرین اور ضد کو چھوڑین برُے عقاید سے توبہ کرین ۔ بر رسولان بلاغ باشد وبس۔ المشتہر

محمد علیخان دہی ہٹہ نمبر ۱۲ کلکتہ

قولہ۔اظہار حق۔ اقول ۔ برعکس نہند نام زنگی کافور۔ اخفارحق کو اظہار حق کہنا اسی قبیل سے ہے ہان یہ ہوسکتا ہی کہ اظہار باب افعال سے ہی جس کا خاصہ سلب ماخذ ہی بس مطلب سلب ظہورحق ہوا تو بیشک یہ مطابق واقع ہے قولہ ہو کفر علمار کا الخ اقول کلمات کفریہ علمار کہین تو تکفیر کرنا جہلا کی ہو گی کیون جناب آیۃ کریمہ لا تزر وازرۃ وزر اخرٰی بالکل فراموش ہی کر گئے ہان آپ کو یہ بھی معلوم ہے یا نہین کہ متقدمین مین جو مطارحات ومناقشات ہوے جن مین نوبت تضلیل وتکفیر تک پہنچی تو کیا وہ علمار نہ تھے دلیل مانع کی تقریر مین علامہ سعدالدین تفتازانی پر علامہ عبدالطیف کرمانی کا رد وحکم کسی پڑہے لکھے سے پوچھیے اور اگر آپ کے عقیدے مین علمار کا مرتبہ ایسا بڑھا ہوا ہی کہ وہ کچھ کرین سب ان کو روا ہے خدا کو گالی دین یا رسول اللہ کو برا کہین جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم مگر اُن پر کوئی حکم عاید نہین یہ سب احکام شریعہ عوام وجہلا کے لئے ہین تو ذرا مہربانی فرما کر (۱) مولوی رشید احمد صاحب (۲) مولوی اشرفعلی صاحب (۳) مولوی عزیزالرحمٰن صاحب (۴) مولوی محمود حسن صاحب مدرس اول مدرسہ دیوبند (۵) مولوی محمود حسن صاحب (۶) مولوی غلام رسول صاحب (۷) مولوی محمود حسن صاحب مدرس مدرسہ شاہی مرادآباد وغیرہم جنہون نے مولوی اسمٰعیل صاحب کی تکفیر کی ملاحظہ ہو دیوبندی مولویون کا ایمان آپ اُن سے دریافت کیجیے کہ آپ لوگون نے مولانا اسمٰعیل صاحب

بجیسے عالم کو کیون کافر کہا اور اس کافر کہنے سے آپ لوگ کیسے مسلمان رہ سکتے ہین۔
مسلمانو! یہ ہین حضرات دیوبند کی کفری مشین جن مین غیر تو غیر طویلے مین لتیاؤ کی ہوا کرتی
اور ایک شخص دوسرے کو کافر کہا کرتا بلکہ اس سے بھی عجب تر تکفیر کی ہمت کہ
جب غیرونکی تکفیر کرچکے اپنونکی تکفیر کرچکے پہر تکفیر سے دل نہ بہرا تو ہر شخص نے اپنی تکفیر خود کرلی یعنی
خود اپنے اقوال جو اُس کی کتابون مین ہین اُن سے سوال ہوا دیوبندی مولوی صاحبون
نے نہایت خوش دل سے اُس پر کفر کا فتویٰ دیا ملاحظہ ہو خود انہین کی بیان کی چھپی
ہوئی کتاب "الختم علی لسان الخصم" غرض جسقدر غلو تکفیر مین حضرات دیوبند کو ہی شاید کسی
زمانہ مین بھی کسی مذہب کے کسی ایک شخص کو بھی نہین ہوئی ہوگی اور شاید قیامت تک بھی
کفر و تکفیر کو اسدرجہ بالشان سمجھنے والا فرقہ کوئی نہ ہو ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی
العظیم قولہ۔ جسے پرخاش ہو سادات سے وہ خان کیسا۔ اقول قربان جائے اس سلاست
اور اس فصاحت کے مرزا غالب اور ابراہیم ذوق کی تو قسمت کہان افسوس کہ افصح الفصحا
مرزا داغ صاحب کو بھی عمر نے ایسا موقع نہ دیا جو آپکی فصاحت سے بہرہ اندوز ہوسکتے
ورنہ ضرور حال کرکے اپنے اپنے مکانون سے کھتری جاکر جناب کی شاگردی حاصل کرتے
اس فصاحت پر طرفہ مضمون کی بطالت ہی۔ کیون جناب آپ کو یہ کب الہام ہوا کہ معاذ اللہ
ہم سنیون کو حضرات سادات کرام سے پرخاش ہے بحمدہ تعالی سادات کی محبت ان کی عزت
انکی عظمت سنیون کی رگ رگ مین ساری ہے۔ اللھم ثبتنا علی محبت الرسول وآل الرسول صلی اللہ
علیہ وعلیہم وسلم اور تھوڑی دیر کیلئے آپکی مان لین تو ان دونون مین کیا نسبت ولزوم ہے
کہ سادات سے پرخاش کرنے والا خان نہین رہتا غرض زبان کیا ہی بولنے کی مشین ہے
چل رہی ہو خدا نے آپ لوگون کو عقل تو دیا نہین کہ یہ سمجھ سکین کیا بول رہے ہین صحیح ہوتے

ہین یا غلط نصیب دشمنان آپ جیسے بھولے بھالے آدمی اس کی طرف کیون توجہ کرنے لگے قولہ جس نے تقسیم کیا الخ اقول جزاک اللہ نکو گفتی مگر یہ تو کہئے کہ مولوی اسمٰعیل صاحب آپ لوگون کے نزدیک مسلمان ہین یا نہین اگر ہین تو جس نے ان کو نہ صرف مسلمان ہی کہا بلکہ عالم متقی بدعت کے اکھاڑنے والے اور سنت کے جاری کرنے والے اور قرآن وحدیث پر پورا عمل کرنے والے اور خلق اللہ کو ہدایت کرنے والے آخر کار جہاد کرنے والے شہید ہونے والے ولی اللہ وغیرہ لکھا ملاحظہ فتاوی رشیدیہ صفحہ ۱۲۲ وہ شخص کیونکر مسلمان رہ سکتا ہے کیا کافرون کو ایسے الفاظ لکھنا شرعاً جائز ہین اور اگر وہ آپ کے خیال مین مسلمان ہین تو شخص ان کو عقاید اہل سنت سے جاہل بے بہرہ اور ان کے اعتقاد کو کفر بتائے ملاحظہ ہو فتوی مولوی رشید احمد صاحب مطبوعہ دیوبندی مولویون کا ایمان وہ شخص مسلمان کس طرح رہیگا اور آپ لوگ معتقدین جناب مولوی رشید احمد صاحب تو کسی طرح کفر سے چھوٹ ہی نہین سکتے ہین مولوی اسمٰعیل صاحب کو مسلمان کہین تب کافر کافر کہین تب کافر۔

دوگونہ رنج و عذاب است جان مجنون را۔ بلائے صحبت لیلیٰ و فرقت لیلیٰ

قولہ ظلمت کفر سوا الخ اقول ع چھائی جاتی ہے یہ دیکھو تو سہرا پاکس پر۔

قولہ مولانا کی آمد کی اطلاع ہونے پر الخ اقول۔ کہئے تو سہی آپ پر کس نے تہمت لگائی اور جھوٹ موٹ بدنام کیا رہی وہابیت و بدمذہبیت یہ تو خود آپ کا اقراری جرم ہے اگر وہابی دیوبندی نہین تو بقول خود میری درخواست پر آپ کیا سنیون ہی کے مناظرہ کو تشریف لائے ہین اور جب متحد الخیال متحد الاعتقاد ہین تو مناظرہ کس مسئلہ مین ہوگا غرض تعارض وتناقض لازمہ وہابیت دوسری عبارت بھی اگر آپ لوگ کہین گے تو ضرور تناقض ہوگی

افسوس قولہ وعظ مین عقائد حقہ ظاہر فرمائے اقول اگر عقائد حقہ سے مراد عقیدہ
اہلسنت والجماعت ہے اور اسی کو مولوی صاحب نے ظاہر کیا تو پھر ہم لوگون سے
کیا اختلاف رہا اور مناظرہ کا اعلان کس لئے اور اگر عقیدہ دیوبندیہ ظاہر کیا جسے آپ
حقہ کہئے یا گڑ گڑی تو اب مگر کا کیا موقعہ وہ تو ہمارے دعوی کی تصدیق ہو کہ مولوی صاحب
وہابی دیوبندی ہین پھر اُس کو جھوٹی تہمت کرنا اپنے کو جھوٹ وتہمت کا مصداق ماننا ہو
قولہ مخالفین کی تحریرون کا جواب دے اقول مولوی صاحب اس استعداد علمی پر جواب
کو مضمون لکھنا کیا ضرور تھا آپ کو خود اقرار ہے کہ آپ مجیب بنے کہ لکھتے ہین مخالفین کے
تحریرون کے جواب دے تو ضرور ہے کہ مخالفین نے سوال کیا تو اون پر یہ فقرہ کیسے
ٹھیک ہو سکتا ہو مگر مخالف کی طرف سے سوال از آسمان وجواب از ریسمان نظر آتا تھا خیر
دوسرے کی عبارت سمجھنے کے لئے تو قدرے علم بھی درکار ہے افسوس کہ آپ تو اپنا لکھا ہوا
بھی نہین سمجھتے کہ کیا لکھ رہے ہین پڑھے لکھون نے جب اس اشتہار کو دیکھا ہوگا نہ آپ
پر بلکہ آپ کے اساتذہ پر کس قدر نفرین کی ہوگی کہ ایسے بے خبر وجاہل جن کو اپنے کلام کے
سمجھنے کی تمیز نہیں اُنکو لوگ دستار باندھکر اپنی شہرت حاصل کرتے ہین ہان یہ بات تو رہی ہی جاتی
تھی اہل سنت نے کیا کیا سوالات کئے تھے اور آپ نے اُن کے کیا کیا جوابات دئے
ہم بھی اُس کے مشتاق ہین۔ قولہ کیونکر جواب راست کی توفیق ہو سکتی ہو اقول مولوی
صاحب دیکھئے یہ فقرہ آپ پر تیر بازگشت ہو گیا با قرار خود مجیب آپ بنے تو یہ لفظ کہ کیونکر
جواب راست کی توفیق ہو سکتی ہے بالضرور آپ ہی پر پلٹے گا اور نیز ظاہر کہ آپنے اس منشا پیغمبر
خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے خلاف طریقہ اختیار کرنا لکھا ہو تو آپ کو خود اپنے اقرار سے
جواب راست کی توفیق نہ ہوئی اس لئے کہ آپنے خلاف پیمبر راہ اختیار کی ہے اور سنت کی

استیصال اور ترویج بدعت کی وبال مین مبتلا ہین ہین ع جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے
قولہ چنانچہ وجہ تسمیہ دریافت کرنے پر اقول مولویصاحب وجہ تسمیہ کا لفظ کس سے سنا ہے
اس لفظ کے کیا معنے مطلب ہین بنصیب دشمنان آپ کو کلا ہے کو معلوم ہون گے وجہ تسمیہ دریافت
کرنے پر یہ معلوم ہوتا کہ یہ چاولون کے دلال آپ کے اور آپ کے معلوم کرانیوالے کے کمال
عقل پر دال ہے وجہ تسمیہ سے یہ معلوم ہوتا طرفہ دیوبندی مولویت کا کمال ہے جس وقت
مولویصاحب کے فرار کے بعد میرا آخری اشتہار چھپا اور اُس مین کلال لکھا تھا کہ سننے مین
آیا کہ مولویصاحب کو بہت ہی رنج ہوا کہ کیون اس شخص کو کلال لکھا حالانکہ سچی بات تھی وہ بھی
صرف مولوی صاحب کہ آپ نے مجھے لکھا تھا پاس میان حاجی عبدالرحمن صاحب ولد تیز تیلی
کے پہنچے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب کے نزدیک ابائی پیشہ کا ذکر ضروری
نہین تو سخن تو یقینی ہے جب تو لفظ تیلی لکھنے کی تکلیف فرمائی اس لئے مجھے بھی حضرت کے
قومی پیشہ کا ذکر ضرور ہوا اس مین خفا ہونے کی کیا بات ہے ہان شاید اس وجہ سے رنج ہوا ہو کہ
تیلی ہونا تو کوئی بری بات نہین اور نہ یہ ناجائز پیشہ ہے بلکہ باعث نور و روغنی ہے اس وقت
مکہ معظمہ وغیرہ مین اکابر علماء کے یہان یہ طریقہ ہے البتہ شراب فروشی اور کلالی شرعًا ممنوع
وحرام ہے جس سے مولوی صاحب کو شرم آئی ہو گی اگرچہ بات سچی تھی مولویصاحب کو کبیدہ
نہ ہونا تھا ہان مین غلط لکھتا تو مولوی صاحب جس قدر برافروختہ ہوتے حق بجانب تھا
مگر جھوٹے خدا کے پوجنے والے وہابی دیوبندی ہی حضرات کی شان غلط گوئی ہو اونہین
کو مبارک رہے اس تحریر مین بھی حامی دین متین محترمی جناب حاجی منشی محمد لعل خانصاحب
کو چاولون کا دلال لکھا ہے حالانکہ یہ بالکل جھوٹ ہے مولوی صاحب روز اشاعت رسالہ سے
ایک ہفتہ کے اندر اس کو اگر ثابت کردین تو مبلغ تین سو روپیہ ان کو انعام دئے جائینگے

قولہ ایک تحریر مین صاف مباحثہ سے انکار کر دیا۔ اقول لعنۃ اللہ علی الکاذبین آپ کہئے بیش باد جناب حاجی صاحب کی کونسی تحریر ہے جس مین مباحثہ سے صاف انکار لکھا ہے اگر سچے ہین تو پیش کیجئے اور دو سو روپیہ انعام لیجئے قولہ اول چٹھی پر ہوش ٹھکانے آئے اقول اس تحریر مین وہ بات آپکو ایسی معلوم ہوتی ہے جس سے آپ نتیجہ دیتے ہین کہ اس مین بھی کھلے اور صاف لفظون مین فرار ہے مولوی صاحب اسی کو مین بار بار کہا کرتا ہون کہ اس قابلیت لاکلام پر آپ کو مضمون نویسی کا کیا شوق ہوا ہے آپ کو کھلے اور صاف لفظ کے معنے بھی معلوم نہین کہ کھلے اور صاف لفظ کس طرح کے ہوتے ہین ہمیرے خط مین تصریح ہے کہ آپکی اور آپ کے اصحاب جہال کی قلعی کھولنے کی تاریخ ۲۰ شعبان المعظم مقرر کی جاتی ہے کسی پڑھے لکھے سے پوچھیے کہ یہ صاف صریح لفظون مین مناظرہ کے لئے بلانا ہے یا فرار البتہ ۱۹ یوم کے اور اپنے مکان کی تجویز پر اگر کوئی پڑھا لکھا معاذ اللہ قدح کرتا تو یہ لکھ سکتا کہ ان وجوہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کو مناظرہ مقصود نہین اگرچہ یہ خیال بھی محض غلط ہے ۱۹ یوم کا فاصلہ اگرچہ کامی آدمی کے لئے بہت ہے وہ ایک دن بھی ضایع کرنا پسند نہین کرتا مگر مولوی صاحب جیسے گھر سے فاضل آدمی کے لئے کیا ایک ۱۹ کیا کئی ۱۹ ہون تو کیا مضائقہ ہے خصوصًا جبکہ حسب ادعا خود خاص مناظرہ ہی کے لئے شد رحال کر کے تشریف لانا ہوا ہے خصوصًا جہان یہ شور اشوری ہے کہ فرماتے ہین بات کو جب تک انتہا تک نہ پہچا دون گا ہرگز واپس نہ لوٹون گا ملاحظہ ہو خط نمبر ۲ تو پھر ۱۹ یوم کون سے زیادہ خصوصًا جبکہ ۲۰ شعبان کی جگہ پورا مہینہ رمضان بلکہ اور کون کون مہینے یہین گزارنے کے لئے مستعد ہون رہا دوسرا امر یعنی اپنا گھر اس کیلئے مقرر کرنا۔ ایک عرصہ سے ایک لطیفہ سُنا کرتے تھے کہ حلوائی کا ڈگر نا اور دا ہیون کے

باداکی نیاز مگر خیال ہوتا تھا کہ یہ کسی مسخرے نے دل سے گڑھ لیا ہوگا ایسا کونی کیا کریگا مگر مولوی صاحب کی تشریح سے متر شح ہوتا ہے کہ یہ بات ٹھیک ہو تو عجب نہین بہت ہی تعجب مولوی صاحب کو اس امر پر ہے اور سخت حیرت د استعجاب سے دیکھتے ہین کہ دعوۃ مناظرہ اپنے گھر پر کیون کیا یعنی یہ دعوت دوسرے کے گھر ہونی چاہیے مولوی صاحب آدمی اپنے ہی گھر دعوت کرتا ہو دوسرے کے یہان دعوت دینا وہی مثل ہے حلوائی کا ڈگرنا اور وہابیون کی باداکی نیاز معہذا احباب کے عقل وعلم سے ہم لوگ واقف تھے یہ پہلا ہی خیال تہا کہ یہ عذر لنگ آپ کے فرار کا باعث ہوگا اسی واسطے لکھدیا تھا آپ کوئی مکان تجویز کرین تو ہم آپ کے مقام پر آوین نیز اسی خط مین مکرر لکھا مکرر عرض ہو کہ اگر آپ کو مکان پسند نہ ہو تو کوئی میدان تجویز کر لیجئے ہم بہر صورت طیار ہین تاریخ ہم مقرر کر چکے مکان یا میدان آپ تجویز کرین للہ انصاف ان واضح تصریحات کو چھوڑ کر ان سے آنکھین بند کرکے کس حیا سے اشتہار دیتے ہین کہ مقام بھی تجویز ہوا اور اپنا ہی مکان شرم شرم شرم۔

آپکی باقی لغویات کا جواب پہلے گزر چکا قولہ آپ پر عالیجناب کمشنر صاحب اقول آسمان کا تہوکا مُنہ پر آتا ہے ایسی جھوٹی باتین اپنے دل سے گڑھنا آپ ہی جیسے حیا دردن کا کام ہے مچلکہ اور معاذاللہ جرمانہ کی گڑھت بھی آپکی جبلی فطرت کا تقاضہ ہے اور اگر آپ سچے ہین تو اس مچلکہ اور جرمانہ کو ایک ہفتہ کے اندر ثابت کیجئے اور سو روپے نقد انعام پائیے قولہ وہ آپ ہی تو ہین جنہون نے اقول می ترا دنہ بس نشان انچہ کہ درآوندست ؛ بغاوت وہابیہ کی خمیر مین ہے علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ ردالمحتار ج ۳ باب البغاہ مین مین باغی کی مثال مین فرماتے ہین کاتباع عبدالوہاب الذین خرجوا من نجد وتغلبوا علی

الحرمین الحرب سے گذر کر آپ لوگون نے جو فتنہ و فساد پٹنہ عظیم آباد مین مچایا جس کی وجہ سے آپ لوگ جلا وطن کر دئے گئے مشہور ہے وہی خیال وہی جھینپ کی باعیانہ تعلیم آپ کا جام چھلک رہا ہے ہر جگہ ہاتھ صاف ہی کرنیکا خیال رہتا ہے اسی وجہ سے دوسرون کو بھی خیال کرتے ہین قولہ آج ۲۰ تاریخ ہے اقول یا بیحیائی تبراہی وہابیہ کو سہارا ہے تحریر کیا ہے طرفہ مناقضات کا مجموعہ ہے ۷ بجے مناظرہ شروع ہونا چاہیئے پھر وقت ٹالنے کو آپ نے یہ تحریر بھیجی کیا اسلیے کہ جب ابھی تک جو آپ پوچھنے بیٹھے ہین باتین تو پہلے ہی لکھی جاچکی تہین اُس خط سے مناظرہ کا وقت ۲۰ شعبان صبح ۷ بجے تو آپ کو معلوم ہوا مگر کہان مناظرہ ہوگا یہ کچھ نہ سمجھے اس خط کو کسی سے پڑھوا دیکھیے اُس مین ان تمام باتون کا جواب پہلے ہی سے موجود ہے بحث کہان ہوگی میری طرف سے تو مکان کی تعین کر ہی دی گئی تھی اگر آپ کو یہ مکان پسند تھا صبح ۷ بجے تشریف لے آئے ہوتے اور اگر ناپسند تھا یا یہان آنے مین حجاب مانع تھا تو آپ کو خود کوئی مقام بتانا تھا کہ ہم لوگ وہان پہنچتے مگر وہ معشوقانہ ڈھنگ کہ عرض مطلب پر بھی کہے جاتا کہ ہان کیا کہا تو اُس کہا کا جواب کیا ہی ؎

شنکر وہ سارا حال یہ کہتے ہین کیا کہا ؛ اس کیا کہا کا کہیے کوئی دی جواب کیا

آگے چلکر تحفہ دینے کا الزام ؎

دلے از مغتری نتوان برآمد ؛ کہ آواز خود سخن می آفریند

مولوی صاحب نے اس واقعہ پر پردہ ڈالنا چاہا مگر آفتاب حق وہدایت کب چھپ سکتا ہے جناب حاجی منشی محمد لعل خانصاحب پر مناظرہ سے فرار کا افترا ہے اور ساتھ ساتھ یہ لکھتے ہین کہ انہون نے کہا کہ تم کسی مقام مارواڑ مین بحث مقرر کر دین وہان آسکتا ہون مسلمانو

بنظر انصاف جو شخص یہانتک مستعد ہو کہ تابخانہ بابدر سائیدہ پر تلا ہوا ہو اُس پر فرار کا کیسے الزام ہو سکتا ہی اصل یہ ہی کہ جناب منشی صاحب ۔ نے فرمایا کہ اس طرح ٹال مٹول سے کام نہین چلیگا اگر تم لوگ میرے مکان کو پسند نہین کرتے نہ خود کوئی مکان تباتے ہو تو یہان تم اجنبی مسافر غریب ہو اپنے وطن مارواڑ ہی مین مناظرہ مقرر کرو مین وہان آتا ہون اس کو اس طرح ردوبدل کر دینا یہ مولوی صاحب ہی کو شایان ہی مولویصاحب نے اس غلط اشتہار شایع کرنے ہی پر بس کیا بلکہ جو شخص اُن یہان جاتا یا جس کسی کے پاس وہ آتے انہین غلط روایتون کو بیان کرکے اپنا دل خوش کر لیا کرتے تھے جب متعدد آدمیون سے معلوم ہوا کہ مولوی ولی اللہ صاحب کہتے ہین کہ ہم مناظرہ کے لئے آمادہ تھے مگر جناب حاجی صاحب ہی مستعد نہ ہوئے تو بہر اتمام حجت کیلئے پیر جی شرف الدین مارواڑی اور مولوی شہاب الدین صاحب امام مسجد مانکتلہ و مولوی محمد طاہر صاحب امام مسجد خرد مانکتلہ مولویصاحب کے یہان تشریف لے گئے خود انہین کی زبانی آپ سنین۔

مسلمان بھائیون کی خدمت مین گذارش ہی کہ ہم ہرسہ اشخاص یعنی

(۱) محمد شہاب الدین امام مسجد مانکتلہ و مولود خوان۔

(۲) محمد طاہر امام مسجد خرد مانکتلہ و مولود خوان۔

(۲) پیر جی شرف الدین مارواڑی اور بہت سے مارواڑی صاحبان حاضر تھے۔

بروز شنبہ ۱۳ رمضان سنہ روان کو مولوی ولی اللہ صاحب دیوبندی کی خدمتمین حاضر ہوئے کہ آپ نے جو اشتہار بعنوان اظہار حق" شایع کرایا ہے جس مین جناب منشی محمد لعل خانصاحب خلیفہ (اعلیحضرت مولانا محمد احمد رضا خانصاحب مدظلہ) کی شان مین بہت کچھ جھوٹ سخت و سست الفاظ استعمال فرمایا ہے اور مناظرہ کرنے سے گریز کرنے

کا الزام لگایا ہی

اگر وہ اشتہار صحیح اور آپ اپنے قول و دعوے مین سچے ہین تو میدان مانکتلہ مین اسی آیندہ یکشنبہ ۱۷ رمضان المبارک کو وعظ ہے جس مین ہم نے جناب منشی محمد لعل خانصاحب کو بھی دعوت دی ہے اور مناظرہ کرنے کی خواہش کی ہے انہون نے بلا کسی حیلہ حوالہ کے خوشی دل سے منظور فرمالیا ہے۔

ہم آپ سے بھی باادب التجا کرتے ہین کہ ہماری خواہش کے مطابق اس دعوت کو منظور فرمائیے اور بلا کسی خوف و خطر محض ہماری ذمہ داری پر مقام مذکورہ مانکتلہ مین تشریف شریف باہمی مناظرہ کرکے تصفیہ کر لیجئے تاکہ بیچارے جہال اختلاف مذہبی کی پریشانیون سے نجات پائین۔

ہمین افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہی کہ مولوی دیوبندی صاحب نے صرف مناظرہ کرنے سے صاف صاف انکار ہی نہین کیا بلکہ ہم لوگون کے ساتھ بھی کچھ اچھا سلوک نہ کیا اور جناب منشی لعل محمد خانصاحب کو بھی بہت نا ملائم الفاظ مین یاد فرمایا۔ جو ایک شریف اور مسلمان اور پھر مولوی کی شان سے بعید ہے ہمین تعجب ہی کہ جب مناظرہ کرنے کی آپ مین مطلق صلاحیت ہی نہین ہے، تو پھر اس فخر اور تعلی کی کیون لی؟

معلوم ہوا کہ صرف مسلمانون کو دھوکہ دینے کی غرض سے ورنہ جہالت صورت و سیرت سے صاف صاف عیان ہی۔ المشتہرین

محمد شہاب الدین امام مسجد مانکتلہ و مولودخوان و محمد طاہر امام مسجد خرد مانکتلہ و مولودخوان

اس اشتہار کا شایع ہونا تہا کہ لوگون کو اصل حقیقت معلوم ہوئی اور وہ لوگ مولوی

صاحب پر نفرین کرنے لگے تو عوام کے روک تھام کو پھر ایک اشتہار بنام اظہار
حق اللہ دین خان دہی ہٹہ کی طرف سے شایع کرکے اپنے اوپر سے داغ خجالت
مٹانا چاہے تھے مگر ع لن یصلح العطار ما افسدہ الدہر کا مضمون ہے آخر بناوٹ کی
بات کہانتک بن سکے خود اُن کے اشتہار مین ایسے فقرات تناقض ہین جن سے ہر
پڑھا لکھا عقل والا اصل حال تک پہنچ سکتا ہے ناظرین کے لیئے اس کی نقل درج رسالہ
ہوا ہے

احقاق حق

معزز برادران اسلام! منشی لال خانصاحب کے دھوکہ کو ملاحظہ فرمائین۔ آپ نے
آج ایک اشتہار شایع کرایا ہے جس مین تین شخصون شہاب الدین وغیرہ کا مولانا ولی اللہ
صاحب کے پاس آنے اور مناظرہ کے متعلق گفتگو کرنیکا بالکل جھوٹ اور خلاف بیان
چونکہ مارواڑی لوگ کئی مہینے سے اس مناظرہ کے منتظر ہین اب اس اشتہار کو سُنکر
ان مین سے ناخواندہ لوگ یہ سمجھ رہے ہین کہ منشی صاحب ۱۲ تاریخ رمضان المبارک
کو مناظرہ کے لئے تیار ہین حالانکہ اشتہار مین مناظرہ کا ذکر تک نہین کہ ۱۲ تاریخ کو مناظرہ
ہوگا یا نہین۔ اب ذرا غور فرمائیے ۱۳ تاریخ کو تینون شخصون سے مولانا صاحب
نے فرمایا کہ چونکہ منشی صاحب ۳۰ شعبان کو وعدہ کرکے روپوش ہوچکے ہین اور آپ
لوگون کو بھیجکر اب شرم دور کرنا چاہتے ہین۔ بس ضروری ہے کہ منشی صاحب وعدہ خلافی کی
معافی چاہین اور خود کے دستخطی تحریر بھیجین کہ وہ خود مناظرہ ۲۱ تاریخ کو کرین گے اور وہ
خود ہی تمام باتون کے ذمہ دار ہون گے۔ حضرات صرف یہ بیان ہی جسکو بالکل اُلٹ پلٹ
کر دیا ہے ہم لوگ منشی صاحب کے حیلہ حوالون سے چونکہ واقف ہوچکے ہین ۱۴ تاریخ

کو پہر دوبارہ جواب لینے کی غرض سے لعل محمد صاحب صباغ کو منشی صاحب کی خدمت مین بہیجا لیکن وہان سوا انکار کوئی جواب نہ ملا۔ صاف کہدیا گیا کہ مین بحث نہین کردن گا۔ یہ مختصر مگر بالکل صحیح اور راست بیان عرض کرکے منشی صاحب کے معتقدین و مریدین سے باادب التماس ہے کہ ہمارے مولانا **ولی اللہ** صاحب مباحثہ کرنے کو بالکل تیار ہین جو فرقہ لوگ منشی لال خانصاحبکی ہاتہہ لکہی ہوئی تحریرامور مذکورہ بالا کی نسبت لائیتے پہر ہم ڈنکے کی چوٹ بار بار کہہ رہے ہین کہ اب بھی منشی صاحب مناظرہ کے واسطے تیار ہوجائین اور لوگون کو دہوکا نہ دین اور بڑہاپے کی شرم رکہین جسکو بڑے ناز بہرے لہجے مین سراہا کرتے ہین۔ باقی منشی صاحب اور اشتہاری باتون کا کیا جواب دین آپ کی شرافت اسلام اور مولویت کے باب مین ہمارے "اظہار حق" سے مفید مشورہ لیجئے تاکہ تمام سچی کیفیت واضح ہو۔ ؎

پیر شدی خان شدی دشمن دین شدی
این جملہ شدی لیک پشیمان شدی

المشتہر

اللہ دین خان دہی ہٹہ

ایک اشتہار کو ایکدفعہ شروع سے آخر تک پڑہیئے اور مولویصاحب کی عقل و ذہانت کی داد دیجئے فرماتے ہین قولہ منشی لعل خانصاحب کے دہوکہ کو ملاحظہ فرمائین۔

اقول۔ مثل مشہور ہے کہ ساون کے اندہے کو سب چیز ہری ہری معلوم ہوتی ہین جناب کو تمام تحریرون مین دہوکہ نظر آئے تو کچہ تعجب نہین قولہ جسین تین شخصون شہاب الدین وغیرہ الخ اقول جہوٹ اور خلاف واقعہ بیان کرنا تو آپ لوگون کو

ضروری چاہیئے کیونکہ جب آپکا خدا کاذب بالامکان ہے تو آپ لوگون کو کاذب بالفعل ہونا ضروری ہے کہ ان مین بھی صرف امکان ہی امکان ہو اور وقوع کذب ہوا تو عابد بندہ اور خدا دونون اس تنزیہ مین برابر ہو جائین اور فرق ثابت ہو تو ضروری ہے کہ تمام دیوبندی کاذب بالفعل ہون تو پھر اگر کسی کو کاذب اور جھوٹا کہین تو اُن پر کیا شکایت اُن کو تو سب باتین جھوٹی ہی نظر آتی ہون گی یہان پر اُن تین شخصون کے جانے اور مناظرہ کے متعلق گفتگو کرنے کو بالکل جھوٹ اور خلاف بیان لکھا اور خود ہی اس اشتہار مین تین سطر بعد اسکا صاف اقرار ہو کہ لکھتے ہین کہ ۱۲ تاریخ کو تینون شخصون سے مولانا نے فرمایا کہ چونکہ منشی صاحب ۳۰ شعبان الخ اے جناب یہی تو اشتہار نمبر ۱۳ مین بھی درج تھا جس کو آپ جھوٹ اور خلاف بیان بتاتے ہین قولہ اب اس اشتہار کو سُنکر ان مین سے ناخواندہ لوگ یہ سمجھ رہے ہین کہ منشی صاحب ۱۲ تاریخ کو الخ اقول اس اشتہار کو ناخواندہ لوگ سُنکر تو یہ سمجھ رہے اور آپ جیسے خواندہ لوگ کیا سمجھتے ہین جناب حاجی صاحب مناظرہ کرنا نہین چاہتے ورنہ ناخواندہ کی تخصیص کیا علاوہ برین یہ گذارش ہے کہ اس اشتہار مین کیا درج ہے مناظرہ کرین گے یا مناظرہ نہ کرین گے یا مطلقاً اس کا کچھ ذکر ہی نہین بر تقدیر دوم وسوم ناخواندہ لوگ اس سے مناظرہ کیسے سمجھتے ہین اور بر تقدیر اول آپ جیسا فاضل عدم مناظرہ سمجھے تو اور تعجب ہو کہ جس بات کو عوام تک سمجھ جائین جناب کے خیال شریف مین نہ آئے یقیناً جناب کے نزدیک ثالث ہی متعین کہ فرماتے ہین حالانکہ اشتہار مین مناظرہ کا ذکر تک نہین کہ ۱۲ تاریخ کو مناظرہ ہو گا یا نہین سچ ہے اندھے کی تقلید بھی انسان کو اندھا ہی کر دیتی ہے کہ روز روشن مین آفتاب بھی نظر نہین آتا عجب عجب

کہ ناخواندہ لوگ تو اشتہار کو سُنکر مناظرہ کا اقرار سمجھ جاتے ہین اور آپ کو پڑھنے
پر بھی نہین معلوم ہوتا شاید سرسری نظر سے پڑھا ہو یا اتنے فقرون پر تامل کی نگاہ
نہ پڑی ورنہ اشتہار مین تو صاف لکھا ہے کہ میدان مانکتلہ مین اسی آئندہ یکشنبہ ۱۲
رمضان المبارک کو وعظ ہے جسمین ہمنے جناب منشی محمد لعل خانصاحب کو بھی دعوت دی
ہے اور مناظرہ کرانیکی خواہش کی ہے انہون نے بلا کسی حیلہ حوالہ کے خوشی دل سے
منظور فرمالیا ہے ہم آپ سے بھی باادب التجا کرتے ہین کہ ہماری خواہش کے
مطابق اس دعوت کو منظور فرمائیے اور بلا کسی خوف وخطر کے ہماری ذمہ واری پر
مقام مذکور مانکتلہ مین تشریف لاکر باہمی مناظرہ کر کے تصفیہ کر لیجئے تاکہ بیچارے
جہال اختلاف مذہبی کی پریشانیون سے نجات پائین مولوی صاحب ملاحظہ ہو ایسی
صاف اور واضح تحریر کو آپ بزور زبان چھپانا چاہتے ہین قولہ ہم لوگ منشی صاحب
کے حیلے حوالون سے الخ اقول اے جناب اب تو جناب حاجی منشی محمد لعل خانصاحب
کا کوئی واسطہ ہی نہین اب تو غیر شخص آپ دونون کو مناظرہ کے لئے بلاتا ہے جسے
انہون نے بخوشی منظور کر لیا آپ کو بھی بخوشی منظور کرنا تھا مگر آپ کو تو مناظرہ کے نام
سے بخار آتا ہے جس طرح قبول کرتے اور زور و بہتان مین کمال یہ کہ مناظرہ سے
انکار کا الزام حاجی صاحب پر رکھتے ہین قولہ ہمارے مولانا بالکل تیار ہین۔
اقول مولویصاحب کی تیاری آپ ہی کے خیال تک ہے ورنہ اگر مولوی صاحب سے
قسم لیکر پوچھئے تو فرمادینگے صورت ببین حالم مپرس مین تو دبلا پتلا آدمی ہون
مین ہرگز تیار نہین اور مناظرہ کا تو نام لینا بلکہ خیال آنا بھی نہ صرف میرے لئے بلکہ ہمارے
سارے طائفہ دیوبندیہ کے لئے سوہان روح ہے اس کا تو کبھی تذکرہ تک نہ کیجئے

قولہ صرف آپ لوگ منشی لعل خانصاحب کی تحریرا قول یہ آپ کا حسن ظن ہی کہ مولوی ولی اللہ صاحب کو ایسا خیال کرتے ہین کہ جناب منشی صاحب کی تحریر آنے کے بعد مناظرہ کے لئے آمادہ ہون گے اجی جناب صرف تحریر کو در کنار حاجی صاحب اگر دعوت مناظرہ چھاپ کر بھی اُن کے پاس بھجدین بلکہ مرگ ناگہان کی طرح اُن کے مکان ہی پر پہنچ جائین اور اُن سے ملاقات بھی ہو جائے جب بھی ہرگز آپ کے مولوی صاحب کو ہمت نہین ہو سکتی کہ مناظرہ کے لئے آئین دیکھیے تحریر آئندہ نمبر ۱۷ کہ جناب حاجی صاحب نے اُن کے پاس بھیجی پھر بھی مولوی صاحب گھر سے باہر تک نہ آئے مناظرہ کرنا تو بڑی بات ہو آپ اپنے حسن ظن سے ڈنکا پیٹیے یا ڈگڈگیا بجایئے مولوی صاحب گھر سے نکلنے والے نہین۔ قولہ بیر شدی۔ اقول۔ اس جہالت پر آپ کو شعر لکھنے کا کیا شوق ہوا تھا اگر خود اس کا علم نہین تو کسی دوسرے سے تقیطع کرا کے دیکھیے کہ یہ نظم ہے یا نثر ہے۔

اس اشتہار کے بعد جناب حاجی منشی محمد لعل خانصاحب نے دیکھا کہ تحریری کام نہین چلیگا اور مطلب حاصل نہ ہوگا مفت مین آنے والے جانیوالے پریشان ہونگے

نتیجہ نہ نکلا تھکے سب پیامی ؛ ادہر آتے آتے اُدہر جاتے جاتے

بہتر یہ ہے کہ مولوی صاحب کے مکان ہی چلکر یہ قصہ طے کر دیا جائے چنانچہ بہمراہی چند احباب مولوی صاحب کے قیامگاہ پر گئے مگر مولوی صاحب کب ڈھب پر آنے والے تھے آخر صاف فرما دیا کہ مجھے جواب دینا یا مناظرہ منظور نہیں ہی انا للہ وانا الیہ راجعون اسی پر یہ لمبے چوڑے دعوے تھے کہ مناظرہ کی تاریخ و وقت مقرر کرو کیسی سالم کو خواہ کلکتہ کے ہون خواہ عرب شریف کے خواہ بمبئی کے خواہ

دہلی کے یا کسی دوسرے مقام کے جلدی بلاؤ اسی پر یہ دعوے تھے کہ بات کو جب تک انتہا تک نہ پہنچادونگا ہرگز واپس نہ لوٹونگا مولوی صاحب آپ کو تو مین کیا کہون مگر آپ کے ہواخواہون سے گذارش کہ اگر کچھ بھی حیا رکھتے ہین تو آپ سے کبھی مناظرہ کا خیال بھی دل مین نہ لائے یہ واقعہ اسی زمانہ مین نہ لائے یہ واقعہ اسی زمانہ مین مع دستخط اُن معززین کے جو شامل تھے چھپکر شایع ہو چکا تھا جو پھر درج رسالہ ہذا ہے۔

۷۸۶

جمیع مسلمانان کی خدمت مین عرض ہے کہ یہ خاکسار مسمی **محمد جلال الحق** سیوانی (حال وارد کلکتہ) ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۳۴؁ھ بروز دوشنبہ وصبح سات بجے بہمراہ جناب مولوی منشی **محمد لعل خان** صاحب وجناب سیٹھ حاجی ہارون صاحب وجناب قاضی جمہ عبدالطیف صاحب مارواڑی. بقصد حاضری جناب مولوی **ولی اللہ** صاحب کھیڑی کی خدمت مین حاضر ہوئے. منزل مقصود پر پہنچکر جناب مولوی منشی صاحب موصوف الصدر مع ہمراہیان مسلمانان معززین کے نیچے کے کمرہ مین بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا کہ تو جناب سیٹھ صاحب وقاضی صاحب کے ہمرکاب اوپر کے کمرہ مین مولوی ولی اللہ صاحب دیوبندی کیخدمت مین حاضر ہو کر یہ عرض کر کہ مولوی صاحب نیچے کے کمرہ مین (بغرض مناظرہ) آکے بیٹھے ہوئے ہین اور خواہش ظاہر کرتے ہین کہ وہ خطوط واشتہار جو آپ اور محمد رمضان مارواڑی سے اور عبدالرحمن مارواڑی سے مناظرہ کرنے کے متعلق بہت ہی شد و مد کے ساتھ ایک عرصہ تک جاری رہے حاضرین کے سامنے پیش کر دیے جائین. اگر اس سے

ہماری طرف کے مناظرہ سے پہلوتہی یا فرار ثابت ہوجائے توہم پانچسو روپیہ
نقد بطور جرمانہ دینے کو حاضر ہین ورنہ تم اپنی "مناظرہ سے فرار و پہلوتہی کا ان
سب مسلمانون کے سامنے ایکا اقرار نامہ لکھدو۔ چنانچہ خاکسار حسب ہدایت آن ذوی الاحترام
مولانا کے بہمرکاب سیٹھ صاحب و قاضی صاحب مولانا کی خدمت مین حاضر ہوکے
حرف بحرف نقل کر دیا۔ مولانا دیوبندی صاحب سنکر اپنی جبلی عادت کے موافق وہی
واہی تباہی باتین بکنی شروع کردین۔ سوال دیگر و جواب دیگر۔ مین نے اصرار کیا
کہ جناب آپ موضوع مطالب سے ہٹے جارہے ہین۔ چنان چنین چھوڑئیے اور جواب
شافی دیجئے تاکہ جناب مولوی صاحب و حاضرین کو تشفی ہوجائے اور حق و ناحق ظاہر
ہوجائے۔ لیکن افسوس! بجائے جواب شافی کے اِس قدر آگ بگولا ہوبیٹھے کر بالکل جامہ سے باہر ہوگئے۔ منھ بکف
آلود فرمانے لگے کہ جاؤ کہدو کہ مجھے جواب دینا یا مناظرہ کرنا منظور نہین ہی۔ وہ عدالت
سے اسکے متعلق جو کچھ چارہ جوئی کرنا چاہین کرلین۔ بالآخر ہم لوگ مجبور ہوکر خدمت
بابرکت سے اُٹھ آئے اور سارا واقعہ جناب مولوی صاحب منتظرین کے سامنے حرف
بحرف بیان کردیا۔ جناب مولوی صاحب نے انا للہ وانا الیہ راجعون تلاوت
فرماکے حاضرین کے ساتھ فاتحہ پڑھا و دعائے خیر کیا اپنے اپنے جائے قیام پر چلے
آئے۔

نوٹس

اس واقعہ کے اعلان سے غرض یہ ہی کہ ناظرین دیکھنے ہی کے ہین اور بس۔
کوئی فریب مین نہ آئے۔

منجملہ حاضرین کے یہ حضرات بھی وہان موجود تھے۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ

معروضہ محمد جلال الحق غفراللہ لہٗ سیوانی

۱۔ دستخط حاجی ہارون ہم حاضر تھے ۲۔ دستخط بقلم سید قاضی عمراؤ علی ماوند ضلع جودھپور میں حاضر تھا۔ ۳۔ دستخط مارواڑی سلیمان قادر بھول بگان۔ ۴۔ دستخط مارواڑی حاجی خدابخش دہی ہٹہ نمبر ۱۸ مقام مکن گڈھ والہ۔ میں حاضر تھا۔ ۵۔ دستخط مارواڑی لعل محمد شاماں گلی نمبر ۵ مقام کلاں ضلع جے پور۔ میں حاضر تھا۔ ۶ دستخط پیرجی شرف الدین نمبر ۱ شاماں گلی حال مقام کلکتہ ساکن فتح پور۔ ہم حاضر تھے ۷۔ دستخط پیرجی عثمان علی بقلم خود مقام کلکتہ دہی ہٹہ ساکن سگھنہ۔ ۸۔ دستخط قاضی جمہ عبد اللطیف دہی ہٹہ نمبر ۸۱ سکنہ اودے پور۔ میں حاضر تھا۔ ۹۔ دستخط مارواڑی جمال زنگریز شاماں گلی نمبر ۱ مقام کھنڈیلہ میں حاضر تھا۔ ۱۰۔ دستخط مارواڑی نبی بخش زنگریز شاماں گلی نمبر ۴ مقام بڑاسر میں حاضر تھا۔ ۱۱۔ رمضان علی مارواڑی کھاٹو محلہ سیلان۔

چونکہ بعض حاضرین کے دستخط متفرق زبانوں میں تھے۔ کاتب کے نہ ملنے سے اردو زبان میں لکھے گئے۔

علاوہ ان حضرات کے اور لوگ بھی وہاں موجود تھے جنہوں نے فرد حاضری پر اپنے دستخط کئے ہیں لیکن بسبب طوالت اس مختصر اشتہار میں نہیں لکھے گئے اور جناب صدر الدین صاحب گوٹہ والے بھی حاضر تھے انھوں نے کسی مصلحت سے فرد حاضری پر دستخط نہیں کئے۔

المشتہر

نور محمد مارواڑی گنیش بھگت کٹرہ (۵) کلکتہ

اس اشتہار کے شایع ہونے پر چارون طرف سے مارواڑیون اور دیگر حضرات نے گھیر لیا اور بہت ہی شرم وغیرت دلائی اور پھر مناظرہ کے لئے مستعد بگرجانا مگر بھلا مولویصاحب کب اس ڈھب آنے والے تھے آخر لوگون کے اصرار واکراہ سے مناظرہ کے اتنی وسیع دائرہ مین تنگی پیدا کر کے دنیا بھر کے علما کی تاب نہ لانیکی ہمت محسوس کر کے صرف جناب حاجی منشی محمد لعل خان صاحب سے مناظرہ پر مستعدی کا لفظ زبان سے نکالا خیال کیا ہوگا کہ صاف انکار کے بعد اب جناب حاجی منشی محمد لعل خانصاحب کیا مونھ لگائینگے یہی جواب دین گے کہ صاف انکار کرنے کے بعد زیادہ دق کرنا اور پیچھے پڑ جانا مناسب نہین یہی سوچ سمجھ کر یہ خط جناب حاجی صاحب کے پاس بھیجا جس کی نقل درج رسالہ ہے۔

بخدمت جناب منشی لعل خانصاحب۔ ۲۰ رمضان سنہ ۳۴ء

اس وقت میرے پاس نانوجی۔ مولابخش جی۔ رحیم بخش جی۔ اجمیری صاحب سجانگڈھ والے۔ صلاح الدین صاحب۔ یسین جی۔ قاضی عمرائوعلی صاحب۔ العدوین سجانگڈھ والے اور بہت سے مارواڑی صاحبان موجود ہین اور تذکرہ بحث کیمتعلق ہو رہا ہی اور یہ رائے قرار پائی کہ سوائے آپکے یعنی منشی لعل خانصاحب کے مکان کے اور اس حقیر خادم العلما ولی اللہ کے قیام گاہ کے اور کوئی مکان جسمین عام وخاص سب لوگ حاضر ہو سکین تجویز کیا جاکر مجھکو کم سے کم ۱۰/۱۲ گھنٹے پہلے مطلع کیا جائے اور دو عالم آپ تجویز کرین او دو عالم میری طرف سے کل چار عالم حکم قرار دیے جاوین گے بحث آپ سے خود سے ہوگی میرے اور آپ کے سوا تیسرا آدمی بیچ مین بولنے کا مجاز نہ ہوگا۔ راقم آثم ولی اللہ عفی عنہ

مولویصاحب نے خط تو اپنے اس خیال کی بنا پر بھیجا تھا مگر ع دماغ بیہودہ پخت خیال باطل بست کا مضمون ہوا جیسے ہی مولویصاحب کا خط آیا جناب حاجی منشی محمد لعل خانصاحب مناظرہ کیلئے مستعدی

بیٹھے تھے اس قرار کو غنیمت جانکر فوراً تاریخ وقت دن مقام کی تعین کر کے جواب بھیجا تم خیال سے کہ شاید اس میدان مین آنا کسی وجہ سے پسند خاطر ہو تو اسلئے مکان کی تجویز کا انہین ہی اختیار دیا اگر مناظرہ کے واسطے روز یکشنبہ ۲۱ رمضان کو آمادہ ہو جے جس مکان کو آپ تجویز کرین وہین حاضر ہون

جو ملنے پہ آو بہانے بہت ہین ۞ جگہ سینکڑون ہین ٹھکانے بہت ہین

۲۰ رمضان المبارک ۱۳۳۱ھ کلکتہ جناب مولوی ولی اللہ صاحب۔ اس وقت میری پاس نانوجی صاحب وغیرہ ایک چھٹی لیکر آئے پورا مطلب نہ معلوم ہوا اور اپنے دو ماہ کے قبل عبدالرحمن کو انکے سوال کے خط کا جواب جو کہ لکھا تھا اسمین تو مناظرہ کی تاریخ وقت مقرر کر و کسی عالم کو خواہ کلکتہ سے خواہ عرب سے خواہ بمبئی کے خواہ دہلی کے یا کسی دوسرے مقام کے وغیرہ وغیرہ تاریخ وقت مکان وغیرہ مقرر رہا اور آپکو تین خط لکھے گئے آپنے جواب نہ دیا ایک جھوٹا اشتہار شایع کیا پھر ادہر سے تین شخص مناظرہ کیواسطے میدان و تاریخ مقرر کرنیکے واسطے گئے اسکو بھی آپنے قبول نہ کیا ادہر سے اشتہار شایع ہوا اسکو بھی اپنے جھوٹ کر کے شایع کیا پھر حقیر خود آپکے مکان پر گیا اور چند اشخاص آپکے پاس پیغام لیکر گئے اسوقت بھی آپنے انکار کر دیا وہ شایع ہو گیا اور آج آپنے ایک چھٹی بھیجکر پاس وانہ کیا ہے جسمین مناظرہ کی درخواست وغیرہ وغیرہ فیقر کا جواب یہی ہے کہ آپنے تو پہلے دنیا بھر کے علماء کو مخاطب کیا اور اب فقیر کو طلب کرتے ہین یہ کیون پہلی گناہگاری قبول کر و جو کہ ہمارے مولوی صاحب دور و دراز سے آئے ہین یہ بھی آپ ہی کے کہنے پر بلائے گئے ہین جو کہ بریلی سے آئے ہین دوسرا جو کہ اشتہار اظہار حق شایع کیا اسکا ثبوت دو نہین تو گناہگاری قبول کرو تیسرا اشتہار احقاق حق شایع کیا اسکا ثبوت دو ورنہ گناہگاری قبول کرو حقیر ہر وقت مناظرہ کیواسطے جہان چاہو حاضر ہے لیکن حقیر آپکے موافق مسافر نہین ہے فقیر قریب بیس برس سے کلکتہ مین رہتا ہے اکثر لوگ فقیر کے ملنے والے ہین سب کو خبر ہونا چاہئے آگے وعظ مین وہ کان سنتے تھے اب آنکھو دکھانا ہے پہلے تو یہ معلوم کراو کہ آپ کس کتاب پر یا کس مسئلہ پر مناظرہ ہوگا فقیر تو یہ تین کتابو نپر کریگا۔ تقویۃ الایمان۔ براہین قاطعہ حفظ الایمان۔ اور مناظرہ تحریری

ہوگا مکان کی تجویز آپ خود کریں یا کل کے روز ماکنتلہ کے میدان میں چلا آئے فقیر مناظرہ کیواسطے حاضر ہے۔ المشتہر محمد لعل خان
و ہر دو خدا جانے کونسی ایسی ساعت تھی کہ مولویصاحب کی زبان سے اقرار نکل گیا ورنہ بھلا وہ کہیں اس کے مرد تھے نیز آئے
اور جلدی کے پیچھے بھی اوسان خطا ہو گئے حواس جاتے رہے اب کون ہے کہ مقام تجویز کرکے بتائے یا ایسی جگہ کا اقرار
کرے لوگوں نے سکوت رضا سمجھا تھا مگر مجھے اسی وقت خیال تھا کہ بکہ بالفعل تو ایسے نہیں جن کا سکوت رضا ہوگا
خصوصاً وہ بھی اس حالت میں کہ اون کیلئے بیغیرتی لی گیا ہو بلکہ ایسی موقع پر تو اقرار رضا ناقبول جاتا کہ اور جب
اقرار حضور نہ وقت مناظرہ مولانا صاحب بھی غیر موجود ہوں گے اور بحمد اللہ فتح ہوئی جسکی کیفیت درج اشتہار ہذا ہے۔

مولوی ولی اللہ صاحب مارواڑی دیوبندی کا مناظرہ سے فرار

برادران اسلام۔ آپ لوگ اگر مولوی ولی اللہ صاحب کے نام سے اگر ناواقف محض ہونگے تو پوری حقیقت
واقفیت تام بھی نہ رکھتے ہوں گے۔ ہمیں معلوم ہے کہ گھنتری گاؤں ضلع جے پور کے باشندہ قوم کے کلال ماہب کے
جو بیمار ہیں۔ سوء اتفاق سے دیوبندی مدرسہ میں کچھ پڑھ لکھکر مولوی صاحب بنگئے شہرت حاصل کرنیکو اکابر علماء
اور بزرگوں پر لعن طعن تبرا و اشتہار بازی وادعاء مناظرہ کی ٹھہرائی۔ خیال کیا ہوگا کہ میں اس شہر میں
مجہول الاعتقاد مجہول الاستعداد ہوں۔ کوئی واقفکار عالم فاضل کیا منہ لگائیگا۔ خواہ مخواہ ان لغویات کا جواب ع
اہل سنت جماعت کی جانب سے نہ دی پر حوالہ کریگا۔ عوام میں شہرت ہو جائیگی۔ عوام جان لیں گے کہ یہ بڑے بے
مثل فاضل ہیں کہ کوئی ان کو منہ نہیں لگاتا مگر بمضمون ہر فرعونے را موسیٰ ان کی صفر انشکی کو ہر جگہ سنی علماء
موجود ہیں۔ کلکتہ تشریف لاکر مولوی صاحب کے دعاوی باطلہ پر وہ جو ہیں اہی شرمندہ ہیں جناب حاجی محمد لعل خان
صاحب و دیگر اہلسنت کے جوابات تو بعونہ تعالیٰ مفصل روداد میں ملاحظہ فرمائیں گے۔ تازہ واقعہ یہ ملاحظہ ہو
کہ ۱۰ رمضان کو مولویصاحب کا ایک خط آیا جس میں لوگوں کے کہنے سننے سے مناظرہ کا لفظ پھر زبان پر لائے
کہ فوراً جناب حاجی صاحب دامت فیوضہ نے جواب لکھا کہ میں مناظرہ کے واسطے موجود ہوں اور آپ کے
مذہب کی معتمد کتابیں تقویت الایمان۔ براہین قاطعہ۔ حفظ الایمان پر مناظرہ تحریری ہوگا۔ مکان کی تجویز
آپ خود کریں یا کل ماکنتلہ کے میدان میں تشریف لائیں فقیر مناظرہ کے لئے حاضر ہے۔ اس خبر کے
سنتے ہی لوگ نہایت ہی شوق سے میدان ماکنتلہ جمع ہوئے مگر افسوس کہ مولویصاحب کو نہ آنا تھا نہ آئے
آخر نہایت درجہ انتظار کرکے بعد وعظ علمائے اہلسنت ناصران دین وملت ہم لوگ مولویصاحب کے نہ آنے
کے سبب حسرت و افسوس کے ساتھ واپس آئے ۔

اے روبہک چرا ننشینی بجائے خویش ؛ با شیر پنجہ کردی و دیدی سزائے خویش

المشتہرین حاجی عبد الرحمٰن مارواڑی اجمیری مارواڑی۔ نور محمد مارواڑی عفی عنہم

نوٹ اس کے بعد ایک یادداشت آ ما دو مہرے جو بالکل سفاہت و شتم تھے جس کا جواب محض لغو و بیکار سمجھا گیا فقط